ماہنامہ

انصاراللہ

قادیان

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُوْنُوْا أَنْصَارَ اللهِ (الصّف:۱۵)

مجلس انصاراللہ بھارت کا ترجمان

جولائی/2021ء

مؤرخہ 11/اپریل 2021ءکو منعقدہ سالانہ اجتماع
مجلس انصاراللہ چیلاکرہ (صوبہ کیرلہ) کے اسٹیج کا منظر

مؤرخہ 11/اپریل 2021ءکومنعقدہ سالانہ اجتماع
کے موقع پر ملیالم زبان میں کتاب کا اجراء کرتے ہوئے
اراکین مجلس انصاراللہ چیلاکرہ (صوبہ کیرلہ)

مؤرخہ 25/مارچ 2021ءکومنعقدہ ریفریشر کورس
مجلس انصاراللہ ضلع جلپائی گوری، دارجیلنگ
(صوبہ بنگال) کے اسٹیج کا منظر

مؤرخہ 25/مارچ 2021ءکومنعقدہ ریفریشر کورس
مجلس انصاراللہ ضلع جلپائی گوری و، دارجیلنگ
(صوبہ بنگال) میں حاضر اراکین انصاراللہ کا ایک منظر

نشہ سے نجات کے عنوان پر کوروکشترا یونیورسٹی میں منعقدہ
ایک اجلاس میں اسلامی تعلیمات پیش کرتے ہوئے مکرم شیخ مجاہد
احمد صاحب شاستری نائب صدر صف دوم مجلس انصاراللہ بھارت

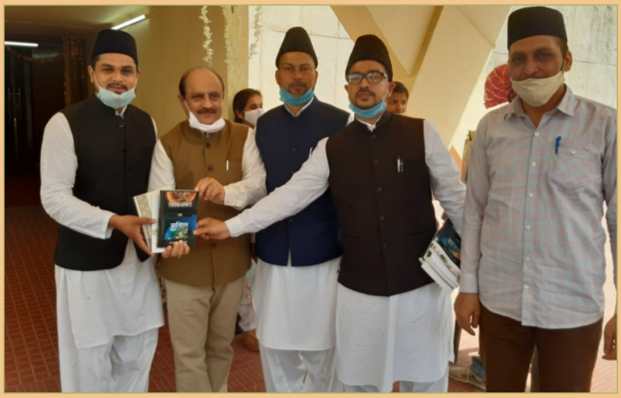

اس موقع پر ایک مہمان کو نبیوں کا سردار، عالمی بحران اور اس کا حل
کتب پیش کرتے ہوئے مکرم شیخ مجاہد احمد صاحب شاستری نائب
صدر صف دوم مجلس انصاراللہ بھارت مع دیگر ممبران وفد

مؤرخہ 31 جنوری 2021ء کو مجلس انصاراللہ کیرنگ، صوبہ اڈیشہ
کی طرف سے منعقدہ پکنک کے موقع پر باجماعت نمازیں
ادا کرتے ہوئے اراکین مجلس انصاراللہ

مؤرخہ 31 جنوری 2021ء کو مجلس انصاراللہ کیرنگ، صوبہ اڈیشہ
کی طرف سے منعقدہ پکنک کے موقع پر لیا گیا ایک یادگار گروپ فوٹو

مؤرخہ 31/مارچ 2021ء کو منعقدہ ریفریشر کورس
مجلس انصاراللہ ضلع علی پوردوار، کوچ بہار
(صوبہ بنگال) کے اسٹیج کا منظر

مؤرخہ 31/مارچ 2021ء کو منعقدہ ریفریشر کورس
مجلس انصاراللہ ضلع علی پوردوار، کوچ بہار
(صوبہ بنگال) میں حاضر اراکین انصاراللہ کا ایک منظر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصّف:۱۵) رَبِّ انۡفُخۡ رُوۡحَ بَرَکَۃٍ فِیۡ کَلَامِیۡ ھٰذَا وَاجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھۡوِیۡ اِلَیۡہِ (فتح اسلام)

أَشۡھَدُ أَنۡ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَأَشۡھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ
میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کیلئے اِنۡ شَآءَ اللّٰہ تعالیٰ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔(اِنۡ شَآءَ اللّٰہ تعالیٰ)

مجلس اَنۡصَارُ اللّٰہ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھارت کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ قادیان

جلد:19　وفا 1400 ہجری شمسی ۔ جولائی/2021ء　شمارہ:7

:نگران
عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مدیر
حافظ سید رسول نیاز
فون:32272 98763

نائب مدیر
محمد عارف ربّانی
فون:37424 60062

مجلس اِدارت
شیخ مجاہد احمد شاستری، جاوید احمد لون، ایچ شمس الدین، ڈاکٹر عبد الماجد، وسیم احمد عظیم، سید اعجاز احمد آفتاب

مینیجر
سید طفیل احمد شہباز
فون:84270 89681

مطبع
فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

پروپرائٹر
مجلس انصار اللہ بھارت

مقام اشاعت
ایوان انصار قادیان، گورداسپور، پنجاب
فون:01872-220186
ای میل:ansarullah@qadian.in

بدل اشتراک سالانہ
سالانہ 210 روپے، فی پرچہ 20 روپے
بیرون ملک سالانہ 50 یو ایس ڈالر

ٹائٹل ڈیزائن: آر۔محمود احمد عبد اللہ

فہرست مضامین

اداریہ	2
درس القرآن و درس الحدیث	3
ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام	4
گزارشات از صدر مجلس انصار اللہ بھارت	5
خلاصہ جات خطباتِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
تعارف کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام، روحانی خزائن جلد (17)	15
حضرت صوفی نبی بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یکے از 313 اصحاب احمد	18
صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قیام نماز	23
مکرم مقصود احمد صاحب بھٹی مرحوم مینیجر رسالہ انصار اللہ کا ذکر خیر	28
اخبار مجالس	29

شعیب احمد ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصار اللہ بھارت قادیان سے شائع کیا : پروپرائٹر مجلس انصار اللہ بھارت

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

صحابہ آنحضرتؐ کا اعلیٰ وارفع مقام

انبیاءکرام کے بعدروئے زمین پرسب سے پاکباز جماعت صحابہ کرام کا مقدس گروہ ہوتاہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی نہ صرف امت مسلمہ کیلئے رہنما و قائد ہیں بلکہ نوعِ انسانی کے لئے باعثِ شرف وافتخار ہیں ۔ یہ وہ مقدس ہستیاں ہیں جن کی آنکھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضِ دیدار سے منور ہوئیں،اور جنہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ورفاقت نے جلا بخشا،اوران کے اخلاق ورجحانات کوئی سمت عطا کی۔ان سے محبت رکھنا عین ایمان ہے،اوران سے کسی قسم کا بغض وعداوت رکھنا عینِ نفاق ہے۔چونکہ اللہ تعالیٰ نے خاتم الانبیاءحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت وترویج کے لئے انہیں منتخب فرمایا۔انہوں نے ہرقسم کی قربانی دی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پرایمان لانے کے بعد تادمِ مرگ اسی پر برقرار رہے۔سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق چودھویں صدی ہجری میں آپ کے روحانی فرزندحضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام مجدداورمسیح ومہدی بن کرمبعوث ہوئے۔جن کا مقصدسورۃ الجمعۃ کی آیت 3 کے مطابق دینِ اسلام کا احیاءتھا۔آپ نے ”آخرین“ کے مصداق اپنے اصحاب کوصحابہ رسولؐ سے مماثلت دیتے ہوئے فرمایا:

مبارک وہ جواب ایمان لایا ۔۔۔ صحابہؓ سے ملاجب مجھ کوپایا

سورۂ جمعہ میں مذکورصحابۂ رسولؐ کے مشابہ جماعت کی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

”اللہ جل شانہٗ ان کے حق میں فرماتا ہے کہ وہ آخری زمانہ میں آنے والے خالص اور کامل بندے ہوں گے جواپنے کمال ایمان اورکمال اخلاق اورکمال صدق اورکمال استقامت اورکمال ثابت قدمی اورکمال معرفت اورکمال خدادانی کے روسے صحابہ کے ہم رنگ ہوں گے۔“

(آئینہ کمالات اسلام،روحانی خزائن جلد5 صفحہ 213)

حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام ایک موقع پرصحابہ رضوان اللہ علیہم کا مقام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”صحابہ کرام کی وہ پاک جماعت تھی جواپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی الگ نہیں ہوئے اوروہ آپ کی راہ میں جان دینے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے بلکہ دریغ نہیں کیا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ایسے گم ہوگئے کہ وہ اس کے لئے ہرایک تکلیف اورمصیبت اٹھانے کوہروقت تیار تھے۔“ (ملفوظات جلد6 صفحہ 277)

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہؑ نے اپنی جماعت کو یہ دائمی وصیت فرمائی ہے کہ **”تم جومسیح موعودکی جماعت کہلاکرصحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزورکھتے ہواپنے اندرصحابہ کا رنگ پیدا کرو۔اطاعت ہوتو ویسی ہو۔باہم محبت اوراخوت ہوتو ویسی ہو۔غرض ہر رنگ میں ہر صورت میں تم وہی شکل اختیارکروجوصحابہ کی تھی۔“**

(تفسیرحضرت مسیح موعودؑسورۃ النساء زیرآیت 59)

صحابہ رسولؐ سے اسی مناسبت پرہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اصحاب بدر کی سیرت وسوانح پر خطبات جمعہ کا ایمان افروز سلسلہ شروع فرمایا ہوا ہے۔آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کا مذکورہ بالاحوالہ پیش کرتے ہوئے فرمایا۔

”اگرجماعتی ترقی کوہمیشہ قائم رکھناہے،خلافت کے نظام کے دائمی رہنے کے لیے کوشش کرنی ہےتو پھر جماعت کے اندروہ نمونے بھی مستقل مزاجی سے قائم رکھنے پڑنے ہیں۔تبھی وہ ترقیات بھی ملیں گی جو پہلے ملتی رہی ہیں۔“ (خطبہ جمعہ:25مئی2018ء)

دل شکستہ ہم نہ ہوں گے ظلم کی یلغار سے
خود کو وابستہ رکھیں گے قافلہ سالار سے
اک تعلق ہے ہمارا یوسفِ دوراں کے ساتھ
ایک نسبت ہے ہمیں اس عہد کے اوتار سے

موجودہ دورمیں بھی صحابہ کرام کی طرح احمدیت کی راہ میں آنے والی مصائب کا مقابلہ کرنے کی اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

حافظ سیدرسول نیاز

القرآن الکریم

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ (التوبہ:100)

ترجمہ: اور مہاجرین اور انصار میں سے سبقت لے جانے والے اوّلین اور وہ لوگ جنہوں نے حُسنِ عمل کے ساتھ ان کی پیروی کی، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے اور اس نے ان کے لئے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں۔ یہ بہت عظیم کامیابی ہے۔

حدیث النّبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِيْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِيْ وَمَنْ آذَانِيْ فَقَدْ آذَى اللّٰهَ وَمَنْ آذَى اللّٰهَ يُوْشِكُ اَنْ يَّأْخُذَهٗ۔ (ترمذی جلد2)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے کام لینا، انہیں طعن وتشنیع کا نشانہ نہ بنانا۔ جو شخص ان سے محبت کرے گا تو وہ دراصل میری محبّت کی وجہ سے کرے گا۔ اور جو شخص ان سے بُغض رکھے گا دراصل وہ مجھ سے بغض کی وجہ سے اُن سے بُغض رکھے گا۔ جو شخص ان کو دُکھ دے گا اس نے مجھ کو دُکھ دیا اور جس نے مجھے دُکھ دیا اُس نے اللہ کو دکھ دیا۔ اور جس نے اللہ کو دُکھ دیا اور ناراض کیا تو ظاہر ہے وہ اللہ کی گرفت میں ہے۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’صحابہ کرام کا گروہ عجیب گروہ قابلِ قدر اور قابلِ پیروی گروہ تھا‘

’’صحابہ کی نظیر دیکھ لو۔ دراصل صحابہ کرام کے نمونے ایسے ہیں کہ کُل انبیاء کی نظیر ہیں۔ خدا کو تو عمل ہی پسند ہیں۔ انہوں نے بکریوں کی طرح اپنی جانیں دیں اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے نبوت کی ایک ہیکل آدم علیہ السلام سے چلی آتی تھی۔ مگر صحابہ کرام نے چمکا کر دکھلا دی اور بتلا دیا کہ صدق اور وفا اسے کہتے ہیں... پھر جیسی بے آرامی کی زندگی انہوں نے (یعنی صحابہ کرام نے) بسر کی اس کی نظیر کہیں نہیں پائی جاتی۔ صحابہ کرام کا گروہ عجیب گروہ قابلِ قدر اور قابلِ پیروی گروہ تھا۔ ان کے دل یقین سے بھر گئے ہوئے تھے۔ جب یقین ہوتا ہے تو آہستہ آہستہ اوّل مال وغیرہ دینے کو جی چاہتا ہے۔ پھر جب بڑھ جاتا ہے تو صاحبِ یقین خدا کی خاطر جان دینے کو تیار ہو جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 42)

’’حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سارا مال ومتاع خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیا اور آپ کمبل پہن لیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اس پر انہیں کیا دیا۔ تمام عرب کا انہیں بادشاہ بنا دیا اور اسی کے ہاتھ سے اسلام کو نئے سرے سے زندہ کیا اور مرتد عرب کو پھر فتح کر کے دکھا دیا اور وہ کچھ دیا جو کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔ غرض ان لوگوں کا صدق ووفا اور اخلاص ومروّت ہر مسلمان کے لئے قابلِ اُسوہ ہے۔ صحابہؓ کی زندگی ایک ایسی زندگی تھی کہ تمام نبیوں میں سے کسی نبی کی زندگی میں یہ مثال نہیں پائی جاتی...... اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان اپنی خواہشوں اور اغراض سے الگ ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور نہیں آتا وہ کچھ حاصل نہیں کرتا بلکہ اپنا نقصان کرتا ہے۔ لیکن جب وہ تمام نفسانی خواہشات اور اغراض سے الگ ہو جاوے اور خالی ہاتھ اور صافی قلب لے کر خدا تعالیٰ کے حضور جاوے تو خدا اس کو دیتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کی دستگیری کرتا ہے۔ مگر شرط یہی ہے کہ انسان مرنے کو تیار ہو جاوے اور اس کی راہ میں ذلّت اور موت کو خیر باد کہنے والا بن جاوے۔ دیکھو دنیا ایک فانی چیز ہے۔ مگر اس کی لذت بھی اسی کو ملتی ہے جو اس کو خدا کے واسطے چھوڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کا مقرّب ہوتا ہے خدا تعالیٰ دنیا میں اس کے لئے قبولیت پھیلا دیتا ہے۔ یہ وہی قبولیت ہے جس کے لئے دنیا دار ہزاروں کوششیں کرتے ہیں کہ کسی طرح کوئی خطاب مل جاوے یا کسی عزت کی جگہ یا دربار میں کرسی ملے اور کرسی نشینوں میں نام لکھا جاوے۔ غرض تمام دنیوی عزتیں اسی کو دی جاتی ہیں اور ہر دل میں اسی کی عظمت اور قبولیت ڈال دی جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کے لئے سب کچھ چھوڑنے اور کھونے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ نہ صرف آمادہ بلکہ چھوڑ دیتے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے واسطے کھونے والوں کو سب کچھ دیا جاتا ہے۔ زمینی گورنمنٹوں کے لئے جو ذرا سا کچھ گنواتا ہے ان کو اجر ملتا ہے۔ تو جو خدا کے لئے گنوائے تو کیا اسے اجر نہ ملے گا؟ اور وہ نہیں مرتے ہیں جب تک وہ اس سے کئی چند نہ پالیں جو انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کسی کا قرض اپنے ذمہ نہیں رکھتا۔ مگر افسوس یہ ہے کہ ان باتوں کو ماننے والے اور ان کی حقیقت پر اطلاع پانے والے بہت ہی کم لوگ ہیں‘‘۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 398-399)

گزارشات از صدر مجلس

صحابہ کا نمونہ اپنی جماعت میں دیکھنا چاہتا ہوں

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت قدیمہ ہے کہ جب وہ کسی نبی کو مبعوث کرتا ہے تو اس کی معاونت کیلئے ایسے لوگوں کو اُس نبی ایمان پر لانے کی توفیق دیتا ہے جو سلطان نصیر بن کر کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے اعلیٰ درجہ کے صحابہ عطا کئے ۔اُن صحابہ کرامؓ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وسنت کو عام کیا ہے بلکہ اُن کے ذریعہ اکناف عالم میں اسلام کو پھیلا دیا ہے۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے متعدد آیات میں ان صحابہؓ کے حالات کو بیان کیا ہے۔ اور یہاں تک فرمایا رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ کہ اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے۔صحابہؓ تمام مسلمانوں کیلئے ایک نمونہ ہیں۔اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَصۡحَابِیۡ کَالنُّجُوۡمِ فَبِاَیِّھِمُ اقۡتَدَیۡتُمُ اھۡتَدَیۡتُمۡ ۔(مشکوٰۃ کتاب المناقب ،مناقب الصحابۃ صفحہ ۵۵۴) یعنی میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں۔ان میں سے جس کی بھی تم اقتداء کروگے، ہدایت پا جاؤ گے۔

آنحضرتؐ کے غلامِ صادق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بھی ہمیں صحابہ کے نمونہ کو اپنانے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’مَیں یہی نمونہ صحابہؓ کا اپنی جماعت میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو وہ مقدم کرلیں اور کوئی اَمر ان کی راہ میں روک نہ ہو۔ وہ اپنے مال وجان کو ہیچ سمجھیں۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگوں کے کارڈ آتے ہیں۔کسی تجارت یا اور کام میں نقصان ہوا یا اور کسی قسم کا ابتلا آیا تو جھٹ شبہات میں پڑ گئے۔ایسی حالت میں ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اصل مطلب اور مقصد سے وہ کس قدر دُور ہیں۔غور کرو کیا فرق ہے صحابہ میں اور اِن لوگوں میں۔صحابہؓ یہ چاہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کو راضی کریں خواہ اِس راہ میں کیسی ہی سختیاں اور تکلیفیں اُٹھانی پڑیں۔ اگر کوئی مصائب اور مشکلات میں نہ پڑتا اور اُسے دیر ہوتی تو وہ روتا اور چلّاتا تھا۔وہ سمجھ چکے تھے کہ اِن ابتلاؤں کے نیچے خدا تعالیٰ کی رضا کا پروانہ اور خزانہ مخفی ہے....قرآن شریف اُن کی تعریف سے بھرا ہوا ہے۔اسے کھول کر دیکھو۔صحابہؓ کی زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا عملی ثبوت تھا۔صحابہؓ جس مقام پر پہنچے تھے اس کو قرآن شریف نے اس طرح پر بیان فرمایا ہے۔ مِنۡھُمۡ مَّنۡ قَضٰی نَحۡبَہٗ وَمِنۡھُمۡ مَّنۡ یَّنۡتَظِرُ (الاحزاب:24) یعنی بعض ان میں سے شہادت پا چکے اور انہوں نے گویا اصل مقصود حاصل کرلیا اور بعض اس انتظار میں ہیں کہ چاہتے ہیں کہ شہادت نصیب ہو۔صحابہؓ دنیا کی طرف نہیں جھکے کہ عمریں لمبی ہوں اور اس قدر مال و دولت ملے اور یوں بے فکری اور عیش کے سامان ہوں مَیں جب صحابہؓ کے اس نمونے کو دیکھتا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کمالِ فیضان کا بے اختیار اقرار کرنا پڑتا ہے کہ کس طرح پر آپ نے ان کی کایا پلٹ دی اور انہیں بالکل رُو بخدا کر دیا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکۡ وَسَلِّمۡ ۔‘‘

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 82-83)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’پس یہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کا وہ مقام ہے جو ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ جب ہم صحابہ کی سیرت کے بارے میں پڑھتے ہیں اور ان کے عملی نمونوں کے بارے میں علم حاصل کرتے ہیں تب ہی ان کا اہم مقام ابھر کر سامنے آتا ہے اور یہ جو مقام ہے یہ ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلانے والا ہونا چاہئے کہ ان کی سیرت، ان کا اُسوہ، ان کے کام، ان کی اطاعت، ان کی عبادت کے معیار ہمارے لئے نمونہ ہیں اور ہم ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 16 مارچ 2018ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرتؐ کے ارشادات پر کما حقہ عمل کرنے، صحابہؓ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

عطاء المجیب لون

صدر مجلس انصاراللہ بھارت

خلاصہ جات خطباتِ جمعہ ماہ اپریل، مئی 2021ء

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خطبہ جمعہ: 02 اپریل 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عثمانؓ میں عفت اور حیا بہت زیادہ تھی۔ رسول اللہ صلی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میری امت میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکرؓ، دین میں سب سے زیادہ مضبوط عمرؓ، سب سے زیادہ حیا والے عثمانؓ، عمدہ فیصلہ کرنے والے علیؓ، قرآن کو جاننے والے ابی بن کعبؓ، حلال وحرام کو جاننے والے معاذ بن جبلؓ، فرائض کا عِلم رکھنے والے زید بن ثابتؓ ہیں۔ فرمایا: سنو ہر امت کیلئے ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدۃ بن جراحؓ ہیں۔

حضرت عثمانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دس چیزیں اپنے رب کے حضور چھپا کے رکھی ہوئی ہیں۔ میں سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں سے چوتھا شخص ہوں۔ نہ میں نے کبھی لہو ولعب والے گانے سنے اور نہ کبھی جھوٹی بات کی ہے اور جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیعت کی ہے تب سے میں نے اپنی شرمگاہ کو اپنے دائیں ہاتھ سے نہیں چھوا اور اسلام قبول کرنے کے بعد مجھ پر کوئی جمعہ ایسا نہیں گزرا جس میں میں نے کوئی گردن آزاد نہ کی ہو ماسوائے اس جمعہ کے کہ جس میں میرے پاس آزاد کرنے کیلئے کوئی غلام نہ ہو۔ اس صورت میں میں جمعہ کے علاوہ کسی اور دن میں غلام آزاد کر دیتا تھا اور میں نے نہ زمانہ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام میں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عثمانؓ کیلئے دعا کی۔ اَللّٰھُمَّ اٰتِ عُثْمَانَ اَللّٰھُمَّ اِفْعَلْ بِعُثْمَانَ اے اللہ عثمان کو بہت عطا فرما اے اللہ عثمان پر اپنا فضل وکرم نازل فرما۔ آپ کو کتابت وحی کا بھی موقع ملا۔ حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں قرآن کریم کے تحریری صحیفے جمع ہوئے جو عہدِ فاروقی کے بعد حضرت حفصہ بنت عمرؓ کے پاس تھے۔ حضرت عثمانؓ کے عہدِ خلافت میں قراءت میں اختلاف کے خطرے کے پیشِ نظر آپؓ نے حضرت حفصہؓ سے تحریری صحیفے منگوا کر حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، حضرت سعید بن عاصؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشامؓ کو حکم دے کر قریش کی لغت کے مطابق ان صحیفوں کی نقول تیار کروائیں اور وہ نقول اسلامی ممالک کو بھجوادی گئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت عثمانؓ کو ’جامع القرآن‘ بتلاتے ہیں یہ بات غلط ہے۔ ہاں ’شائع کنندہ قرآن‘ اگر کہیں تو کسی حد تک بجا ہے۔ آپؓ کے زمانے میں اسلام دُور دُور تک پھیل گیا تھا اس لیے آپ نے چند نسخے نقل کرا کر مکّہ، مدینہ، شام، بصرہ، کوفہ اور بلاد میں بھجوا دیے تھے۔ جمع تو اللہ تعالیٰ کی پسند کی ہوئی ترتیب کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہی فرمایا تھا اور اسی پسندیدہ ترتیب کے ساتھ ہم تک پہنچایا گیا ہے۔

حضورِانور نے پاکستان اور الجزائر کے احمدیوں کے لیے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات دُور فرمائے۔ خاص طور پر پاکستان میں قانون کی وجہ سے مختلف وقتوں میں احمدیوں کے لیے مشکلات کھڑی کی جاتی ہیں اور کسی صورت میں بھی

انہیں اب آزادی نہیں رہی۔ اسی طرح الجزائر میں بھی بعض حکومتی اہلکار مشکلات کھڑی کرتے رہتے ہیں۔

اس کے بعد چینی ویب سائٹ لانچ کرنے کا اعلان کرتے ہوئے حضورِانور نے فرمایا: خدا کرے کہ یہ ویب سائٹ چینی عوام کے لیے ہدایت کا موجب ہو اور اسلام اور احمدیت کے لیے ان کے دل کھلیں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ، مکرم ڈاکٹر نظام الدین بدن صاحب آئیوری کوسٹ، مکرمہ سلمیٰ بیگم اہلیہ ڈاکٹر راجہ نصیر احمد ظفر صاحب، مکرمہ کشور تنویر اشرف صاحبہ اہلیہ عبدالباقی اشرف صاحب چیئرمین الشرکۃ الاسلامیہ یو۔کے، مکرم عبدالرحمٰن حسین محمد خیر صاحب آف سوڈان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

خطبہ جمعہ: 09 اپریل 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عثمان کا کیا مقام تھا صحابہ ان کو کس طرح دیکھتے تھے، آنحضرتؐ کی زندگی میں بھی اور اسکے بعد بھی، اس بارے میں روایت ہے۔ نافع نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ کے زمانے میں ہم لوگوں میں سے ایک کو دوسرے سے بہتر قرار دیا کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ حضرت ابوبکر سب سے بہتر ہیں پھر حضرت عمر بن خطاب پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنھم۔

حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی خدمت میں ایک شخص کا جنازہ لایا گیا تا کہ آپ اسکی نماز جنازہ پڑھا دیں لیکن آپ نے اسکی نماز جنازہ نہ پڑھائی۔ کسی نے عرض کی یا رسول اللہ اس سے پہلے ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی کی نماز جنازہ چھوڑی ہو۔ اس پر آپ نے فرمایا یہ شخص عثمان سے بغض رکھتا تھا پس اللہ تعالیٰ بھی اس سے دشمنی رکھتا ہے۔ پھر حضرت عثمان کے انصاف کے بارے میں روایت آتی ہے کہ اپنے بھائی کا قصور ثابت ہونے پر حضرت عثمان نے اپنے بھائی کو بھی سزا دلوائی۔ جمعہ کے دن دوسری اذان کا جو اضافہ ہوا ہے یہ حضرت عثمان کے زمانے میں ہوا تھا۔ آنحضرتؐ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں جمعہ کے دن منبر کے پاس ایک ہی اذان دی جاتی تھی بعد میں حضرت عثمان کے زمانے میں دوسری اذان کا رواج پڑا۔ سلسلہ احادیث میں دوسرے صحابہ کی نسبت حضرت عثمان سے مرفوع احادیث بہت کم مروی ہیں۔ روایات کی قلت کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عثمان روایاتِ حدیث میں حد درجہ محتاط تھے۔

حضرت عثمان نے آٹھ شادیاں کیں۔ یہ سب شادیاں اسلام قبول کرنے کے بعد کیں۔ آپ کی ازواج اور اولاد کے نام درج ذیل ہیں۔ حضرت رقیہ بنت رسولؐ۔ آپ سے آپ کے فرزند عبداللہ بن عثمان پیدا ہوئے۔ حضرت ام کلثوم بنت رسولؐ۔ حضرت فاختہ بنت غزوان ان سے بیٹا پیدا ہوا جس کا نام بھی عبداللہ تھا اور اس کو عبداللہ الاصغر کہا جاتا تھا۔ حضرت ام عمرو بنت جندب اسدیہ۔ ان سے عمرو، خالد، ابان، عمر اور مریم کی ولادت ہوئی۔ حضرت فاطمہ بنت ولید مخزومیہ ان سے ولید، سعید اور ام سعید کی ولادت ہوئی۔ حضرت ام البنین بنت عیینہ بن حصن ہزاریہ۔ ان سے آپ کے فرزند عبدالملک کی ولادت ہوئی۔ حضرت رملہ بنت شیبہ بن ربیعہ۔ ان سے عائشہ ام ابان اور ام عمرو کی ولادت ہوئی۔ حضرت نائلہ بنت فرافسہ بنت احفص۔ یہ پہلے نصرانی تھیں لیکن رخصتی سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا اور اچھی مسلمان ثابت ہوئیں۔ ان سے آپ کی بیٹی مریم پیدا ہوئیں کہا جاتا ہے کہ ایک بیٹا عنبسہ بھی پیدا ہوا تھا۔ حضرت عثمان کی جب شہادت ہوئی تو اس وقت آپ کی یہ چار ازواج آپ کے پاس تھیں۔ حضرت رملہ اور حضرت نائلہ اور حضرت ام البنین اور حضرت فاختہ۔ حضور انور نے فرمایا: اس کے ساتھ ہی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ختم ہوتا ہے۔ حضرت عمر کا انشاء اللہ آئندہ شروع ہوگا۔

بعد ازاں حضور انور نے قرآن سرچ کی نئی ویب سائٹ کا پہلا ورژن Holyquran.io۔ لانچ کرنے کا اعلان فرمایا۔ پھر پاکستان اور الجزائر کے احمدیوں کیلئے دعا کی درخواست کی۔ بعدہٗ حضور انور نے مکرم محمد صادق صاحب درگا رام پوری، مکرمہ مختاراں بی بی صاحبہ اہلیہ رشید احمد اٹھوال صاحب دارالیمن ربوہ، مکرم منظور احمد شاد صاحب، مکرمہ حمیدہ اختر صاحبہ اہلیہ عبدالرحمٰن سلیم صاحب یو۔ایس۔اے، مکرم

ناصر پیٹرلوٹسین صاحب جرمنی، مکرمہ رضیہ تنویر صاحبہ کینیڈا، مکرم میاں منظور احمد غالب صاحب سرگودھا، محترمہ بشریٰ حمید انور عدنی صاحبہ، محترمہ نور الصاح الظفر صاحبہ، مکرم سلطان علی ریحان صاحب، مکرم خالد سعد اللہ المصری صاحب اردن، مکرم محمد منیر صاحب ربوہ، ماسٹر نذیر احمد صاحب ربوہ، مکرم مولوی غلام قادر صاحب مبلغ سلسلہ وقف زندگی آف کالا بن ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر، مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد صادق صاحب عارف درویش قادیان کا ذکرِ خیر فرمایا۔ نماز جمعہ کے بعد حضورانور نے ان تمام مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

خطبہ جمعہ: 16؍اپریل 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
رمضان المبارک اور قبولیت دعا کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرۃ کی آیات 184 تا 187 کی تلاوت و ترجمہ پیش کرنے کے بعد حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال پھر ہمیں ماہِ رمضان میں سے گزرنے کا موقع مل رہا ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ صرف رمضان کے مہینے کو پانا، سحری اور افطاری کرنا کافی نہیں بلکہ روزوں کے ساتھ ہمیں اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ روزوں کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بعض حکم دیے ہیں، اوران پر عمل کرنے کے نتیجے میں اپنا قرب عطا فرمانے اور قبولیتِ دعا کی نوید سنائی ہے۔ جو آیات مَیں نے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے روزوں کی فرضیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ بیماری اور جائز وجہ سے روزوں سے رخصتی اور بعد میں روزوں کی تعداد کو پورا کرنے نیز اگر طاقت ہو تو فدیہ ادا کرنے کا حکم ہے۔ قرآن کریم کی اہمیت اور اس کے نزول کے متعلق بتا کر یہ سمجھایا گیا ہے کہ اس تعلیم پر عمل کرنا ہمارے لیے ہدایت اور مضبوطی ایمان کا ذریعہ ہے۔ پھر ہمیں یہ خوش خبری دی گئی ہے کہ اے نبی! میرے بندوں کو بتا دے کہ مَیں ان کے قریب ہوں۔ دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہوں۔ قبولیتِ دعا کے لیے بعض شرائط ہیں، جب ہم ان شرائط کے مطابق اپنی دعاؤں میں حسن پیدا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کو اپنے قریب اور دعاؤں کو سننے والا پائیں گے۔ اس وقت مَیں دعا کی اہمیت، قبولیتِ دعا کی شرائط اور فلسفے سے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے بعض فرمودات پیش کروں گا۔ قبولیتِ دعا کے مضمون میں یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ پہلا قدم بندے نے ہی اٹھانا ہے، جب اس کی انتہا ہوتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شفقت جوش میں آتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: دعا اسلام کا خاص فخر ہے اور مسلمانوں کو اس پر بڑا ناز ہے۔ دعا زبانی بک بک کا نام نہیں بلکہ یہ وہ چیز ہے کہ دل خدا تعالیٰ کے خوف سے بھر جاتا اور رُوح آستانۂ الوہیت پر گرتی ہے۔ یہ وہ حالت ہے کہ دوسرے الفاظ میں اسے موت کہہ سکتے ہیں۔

جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے یا اولیائے کرام عجائب دکھلاتے رہے اس کا منبع یہی دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو ہماری راہ میں مجاہدہ کرے گا ہم اس کو اپنی راہ دکھلا دیں گے۔ مجاہدہ پہلے بندے کے ذمہ ڈالا پھر یہ دعا سکھائی کہ ہمیں صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دے۔ سو انسان کو چاہیے کہ اس کو مدنظر رکھ کر نماز میں بالحاح دعا کرے۔ اُس جہان کے مشاہدے کیلئے اِسی جہان سے ہمیں آنکھیں لے جانی ہیں۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو اس قدر گناہ گار ہو گئے ہیں کہ اب خدا تعالیٰ ہمیں بخشے گا نہیں۔ اصل میں شیطان یہ وسوسے ڈال رہا ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ شیطان کے اس حملے سے بچنے کا طریق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ گناہ کرنے والا گناہوں کی کثرت کا خیال کرکے دعا سے ہرگز باز نہ رہے۔ جو لوگ معاصی میں ڈوب کر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے آخر وہ انبیاء اور ان کی تاثیرات کے بھی منکر ہو جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے الہام 'اُجِیْبُ کُلَّ دُعَائِكَ' کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ 'کُل' سے مراد یہ ہے کہ جن کے نہ سننے سے ضرر پہنچتا ہے۔ مَیں خود اس امر میں ایک تجربہ رکھتا ہوں کہ دعا میں جب کوئی جز ومضر ہوتا ہے تو دعا ہرگز قبول نہیں ہوتی۔

حضورِانور نے فرمایا کہ پاکستان اور الجزائر سمیت جہاں بھی احمدیوں کو تکلیفیں دی جاتی ہیں ان کیلئے خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں۔ دوسروں کیلئے دعائیں کرنے والے کیلئے فرشتے دعائیں کرتے ہیں۔ اس لیے یہ نسخہ بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس رمضان میں خاص طور پر اس نسخے پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ: 23/اپریل 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج میں حضرت عمر بن خطاب ؓ کا ذکر کروں گا۔ آپ ؓ کا تعلق قبیلہ بنوعدی بن کعب بن لُؤی سے تھا۔ آپ ؓ کے والد کا نام خطاب بن نفیل جبکہ والدہ کا نام حنتمہ بنت ہاشم تھا۔ حضرت عمرؓ کی تاریخِ پیدائش کے متعلق مختلف روایات ملتی ہیں مثلاً ایک رائے یہ ہے کہ حضرت عمرؓ بڑی جنگِ فِجار سے چار سال قبل یا دوسری رائے کے مطابق چار سال بعد پیدا ہوئے تھے۔ ایک روایت میں آپ ؓ کا سنِ ولادت عام الفیل 570 عیسوی کے تیرہ سال بعد یعنی 583ء بیان کیا گیا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے 6/نبوی میں 26 برس کی عمر میں اسلام قبول کیا یوں آپ ؓ کا سنِ ولادت 590ء بنتا ہے۔ ایک اور روایت یہ ہے کہ حضرت عمرؓ تب پیدا ہوئے جب نبی کریمؐ اکیس سال کے تھے۔ حضرت عمرؓ کی کنیت ابوحفص تھی۔

ایک مرتبہ حضرت ابنِ عباس نے حضرت عمرؓ سے دریافت کیا کہ آپ ؓ کا لقب فاروق کس طرح رکھا گیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مَیں حضرت حمزہؓ کے اسلام قبول کرنے اور مسجد حرام میں ابوجہل کو کمان مار کر زخمی کرنے کے تیسرے دن باہر نکلا۔ راستے میں بنومخزوم کے ایک شخص سے عِلم ہوا کہ میری بہن اور بہنوئی نے اسلام قبول کرلیا ہے جس پر مَیں اپنی بہن کے گھر گیا جہاں مجھے کچھ پڑھے جانے کی سرگوشیاں سنائی دیں۔ مَیں اندر داخل ہوا اور وہاں بات بڑھ جانے پر مَیں نے اپنے بہنوئی کا سر پکڑ لیا اور اس کو مار مار کر لہولہان کر دیا۔ ایک روایت میں بہن کے زخمی ہونے کا بھی ذکر ملتا ہے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ خون بہتا دیکھ کر مجھے شرمندگی ہوئی، مَیں بیٹھ گیا اور کہا مجھے وہ کتاب دکھاؤ جو تم لوگ پڑھ رہے تھے۔ میری بہن نے کہا کہ پہلے تم غسل کرو۔ جب مَیں نے غسل کیا تو انہوں نے وہ صحیفہ میرے لیے نکالا یہ سورۂ طٰہٰ کی آیات 2 تا 9 تھیں جن کی عظمت کا میرے دل پر بڑا اثر ہوا۔ مَیں فوراً وہاں سے دارِارقم گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوکر مَیں نے اسلام قبول کرلیا جس پر تمام صحابہ نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا جسے اہلِ مکّہ نے سنا۔ اس کے بعد ہم دو صفوں میں ہوکر مسجدِ حرام میں داخل ہوئے۔ ایک صف میں مَیں تھا جبکہ دوسری صف میں حمزہ۔ جب قریش نے مجھے اور حمزہ کو دیکھا تو انہیں ایسا شدید دکھ اور تکلیف پہنچی کہ ایسی تکلیف پہلے کبھی نہیں پہنچی تھی۔ اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام 'فاروق' یعنی حق اور باطل کے درمیان امتیاز پیدا کرنے والا رکھا۔ روایت کے مطابق حضرت عمرؓ دارِارقم میں اسلام قبول کرنے والے آخری شخص تھے۔ گھڑسواری اور کُشتی کے ماہر، دراز قد اور مضبوط جسم والے حضرت عمرؓ قریش کے اُن سترہ آدمیوں میں سے تھے جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ قبولِ اسلام سے پیشتر قریش کی طرف سے سفارت کا عُہدہ آپ ؓ کے سپرد تھا۔

حضرت عمرؓ کے قبولِ اسلام سے متعلق روایات پر تبصرہ کرتے ہوئے حضورِ انور نے فرمایا کہ تاریخ وسیرت کی کتب میں مختلف روایات ملتی ہیں، ان روایتوں کو جنہوں نے بھی صحت پر سمجھا ہے بیان کی ہیں۔

126 واں جلسہ سالانہ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 126 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 24، 25 اور 26 دسمبر 2021ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کرکے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

خطبہ جمعہ: 30/ اپریل 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد تجدید دین کرنا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج کل ہم ماہِ رمضان میں سے گزر رہے ہیں اور آخری عشرے میں داخل ہونے والے ہیں۔ جس کے متعلق آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ آخری عشرے میں جہنم سے نجات دیتا ہے۔ پس ہمیں ان دنوں خاص طور پر اپنی عبادتوں کو سنوارنے، دُرود اور توبہ و استغفار نیز بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بہت زیادہ توجہ دینی چاہیے۔ رمضان کے آخری عشرے میں آنحضرتؐ اتنی کوشش فرماتے کہ جو اس کے علاوہ کبھی دیکھنے میں نہ آتی۔ ہمیں چاہیے کہ ان دنوں میں خاص طور پر دعاؤں میں لگ جائیں، احمدیوں کو تو خاص طور پر اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ پاکستان میں اور باقی مسلمان ممالک میں بھی جماعت کے خلاف مختلف کوششیں ہو رہی ہیں اللہ تعالیٰ اس سے ہمیں بچا کے رکھے۔ اسی طرح یہ وبا جو پھیلی ہوئی ہے اس سے بھی اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے۔

ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے آنحضورؐ اور پھر اس زمانے میں آپؐ کے غلام صادق کے ذریعے دعاؤں کے مقبول ہونے کے طریق سکھلائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ساتھ آنحضرتؐ پر درود بھیجنا قبولیتِ دعا کے لیے بہت ضروری ہے ورنہ دعائیں زمین و آسمان کے درمیان معلّق ہو جاتی ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ مجھ پر درود بھیجا کرو، تمہارا درود بھیجنا خود تمہاری پاکیزگی اور ترقی کا ذریعہ ہے۔ جو شخص دلی خلوص سے مجھ پر درود بھیجے گا اس پر اللہ تعالیٰ دس بار درود بھیجے گا اور اسے دس درجات کی رفعت بخشے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ کو آنحضور ﷺ کی غلامی میں آنے والے وہ امّتی نبی ہیں جنہیں آنحضور ﷺ کے کام کو پھیلانے کے لیے بھیجا گیا۔ پس آج دنیا میں آپؑ کا جو مقام ہے یہ آنحضرت ﷺ کی غلامی کی وجہ سے ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان معطر ہو گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ فرشتے نُور کی مشکیں اس عاجز کے مکان پر لیے آتے ہیں اور ان میں سے ایک نے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تُو نے محمد ﷺ کی طرف بھیجی تھیں۔ ہم اس مسیح اور مہدی کے ماننے والے ہیں جس کے متعلق آسمان پر فرشتوں نے بھی کہا تھا کہ هٰذَا رَجُلٌ يُّحِبُّ رَسُوْلَ اللهِ۔ حضورؑ فرماتے ہیں کہ اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرطِ اعظم اس عہدے یعنی 'مُحِی' کی محبتِ رسولؐ ہے۔ پس ہم جنہوں نے اس 'مُحِی' کے مشن کو آگے بڑھانے کا عہد کیا ہے ہمارا فرض ہے کہ آنحضرت ﷺ پر درود و سلام بھیجتے ہوئے اس مسیح و مہدی کے معاون و مددگار بنیں۔ ہم احمدیوں کے کندھوں پر یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اگر ہم نے تا قیامت ان انعامات و افضال کا وارث بننا ہے تو ہمیں آنحضرت ﷺ پر درود و سلام بھیجتے چلے جانا ہو گا۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ کس طرح دشمن کے مکر اور اس کے حربے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔

دوسری بات جس کی طرف مَیں اس وقت خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ استغفار ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ یہ انتہائی اہم دعا ہے۔ خدا انسان کو پیدا کر کے اس سے الگ نہیں ہوا، وہ جیسا کہ انسان کا خالق ہے ویسا ہی وہ انسان کا قیّوم بھی ہے یعنی اپنے سہارے سے محفوظ اور قائم رکھنے والا۔ اس کی طرف اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ میں اشارہ فرمایا گیا ہے۔ جب انسان پیدا ہو گیا تو خالقیت کا کام پورا ہو گیا مگر قیومیت کا کام ہمیشہ کے لیے ہے اسی لیے دائمی استغفار کی ضرورت پیش آئی۔ اپنے آپ کو گناہوں سے بچانے اور اپنے گناہ معاف کروانے کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھیں، یہ مہینہ اللہ تعالیٰ نے خاص اس کام کیلئے ہمیں دیا ہے۔ رمضان کا مہینہ قبولیتِ دعا کا مہینہ ہے۔ پس اگر ہم اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق جوڑ لیں گے، اگر ہمارے دُرود اور استغفار اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں گے تو دشمن ہزار کوششیں کر لے ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ رمضان کی دعاؤں میں مخالفین کے شر سے بچنے کیلئے بہت دعائیں کریں اسی طرح کورونا کی وبا سے محفوظ رہنے کیلئے بھی بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس بلا سے بھی دنیا کو نجات دے، ہمیں بھی محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں درود اور استغفار کرنے والا بنائے۔ (آمین)

خطبہ جمعہ: 07/مئی 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت عمر بن خطابؓ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت عمرؓ کے اسلام قبول کرنے کا ذکر ہو رہا تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ اسلام کی برابر مخالفت کرتے رہے ایک دن ان کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کیوں نہ اس مذہب کے بانی کا ہی کام تمام کر دیا جائے چنانچہ وہ تلوار ہاتھ میں لے کر گھر سے نکلے۔ راستے میں کسی شخص سے عمرؓ کو اپنی بہن اور بہنوئی کے اسلام قبول کر لینے کا علم ہوا تو آپ بہن کے گھر پہنچے جہاں ایک صحابی کے قرآن کریم پڑھنے کی آواز سنائی دی۔ تاخیر سے دروازہ کھولے جانے پر حضرت عمرؓ کا غصہ مزید بڑھ گیا اور انہوں نے اپنے بہنوئی سے فوراً اسلام قبول کرنے کے بارے میں سوال کیا۔ بہنوئی نے پردہ ڈالنا چاہا تو حضرت عمرؓ انہیں مارنے کے لیے آگے بڑھے۔ آپؓ کی بہن درمیان میں آ گئیں، عمرؓ کا ہاتھ ان کی ناک پر لگا اور خون بہنے لگا۔ حضرت عمرؓ جذباتی آدمی تھے چنانچہ یہ دیکھ کر ان کے اندر نرمی کے جذبات پیدا ہو گئے اور انہوں نے قرآن کریم کے اوراق دکھانے کی درخواست کی۔ آپؓ کی بہن کے مطالبے پر عمرؓ نے غسل کیا اور جب غسل کے بعد آپؓ نے قرآنی آیات پڑھیں تو چونکہ ان کے اندر ایک تغیر پیدا ہو چکا تھا اس لیے وہ آیات ختم کرتے ہی آپ نے کلمۂ شہادت پڑھ لیا۔ اس کے بعد آپ ننگی تلوار لیے رسول اللہؐ کی خدمت میں دارِ ارقم حاضر ہو گئے۔ حضرت عمرؓ کو یوں ننگی تلوار لیے دروازے کے باہر کھڑا دیکھ کر صحابہ کو تشویش پیدا ہوئی۔ حضرت حمزہؓ نے کہا کہ دروازہ کھول دو مَیں دیکھوں گا کہ وہ کیا کرتا ہے۔ جب دروازہ کھلا تو حضرت عمرؓ آگے بڑھے اور رسول اللہ ﷺ کے استفسار پر عرض کی کہ مَیں آپؐ کا غلام بننے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ وہ عمرؓ جو ایک گھنٹہ قبل اسلام کے شدید دشمن تھے اور رسول کریم ﷺ کو مارنے کے لیے گھر سے نکلے تھے ایک آن میں اعلیٰ درجے کے مومن بن گئے۔

ابتدائے زمانہ اسلام میں صرف دو شخص مسلمانوں میں بہادر سمجھے جاتے تھے ایک حضرت عمرؓ اور دوسرے امیر حمزہؓ۔ جب یہ دونوں مسلمان ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی درخواست پر خانہ کعبہ میں علی الاعلان نماز ادا کی۔ حضرت مصلح موعودؓ اذان کی ابتدا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زیدؓ کو اللہ تعالیٰ نے رؤیا کے ذریعے اذان سکھائی اور ان ہی کی رؤیا پر انحصار کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں میں اذان کا رواج ڈالا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے بھی خدا نے یہی اذان سکھائی تھی لیکن اس خیال سے کہ ایک اور شخص یہ بات بیان کر چکا ہے مَیں بیس دن تک خاموش رہا۔

حضرت عمرؓ کا ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور نے فرمایا کہ آج رمضان کا آخری جمعہ ہے۔ پاکستان کے احمدیوں کو تو خاص طور پر صدقہ وخیرات اور دعاؤں پر ہمیشہ بہت زیادہ توجہ دینی چاہیے۔ رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَ انْصُرْنِي وَارْحَمْنِي اور اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ یہ دعائیں بہت زیادہ پڑھیں۔ ہر طرح کے فتنے سے بچنے، مسلم امہ اور مجموعی طور پر انسانیت کے لیے بھی دعا کریں۔

41واں سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت 22، 23 اور 24/ اکتوبر 2021ء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ذیلی تنظیمات کے ملکی اجتماع کیلئے مورخہ 22، 23 اور 24/ اکتوبر 2021ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری کی درخواست کرنے پر ارشاد فرمایا ہے کہ **"اگر اس وقت تک حالات ٹھیک ہو جائیں تو کر لیں"**۔ اراکین مجلس انصاراللہ سے دعا کی درخواست ہے کہ جلد از جلد حالات ٹھیک ہو جائیں اور ملکی اجتماع اپنی روایتی شان کے ساتھ مذکورہ بالا تاریخوں میں قادیان میں منعقد ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (صدر مجلس انصاراللہ بھارت قادیان)

خطبہ جمعہ: 14 / مئی 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
یہ مخالفین تمہارے بھائی ہیں اور غلط فہمی میں مبتلا ہیں

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گذشتہ دنوں ایک مولوی صاحب سوشل میڈیا پر فرما رہے تھے کہ بشمول فلسطین کے دنیا میں جہاں کہیں بھی فساد یا لڑائی ہو رہی ہے اس کی وجہ قادیانی ہیں چنانچہ ان کو مارنا، قتل کرنا ہر چیز جائز ہے۔ احمدیت کی ابتدا سے اب تک ان ائمۃ الکفر کا یہی طریق چلا آ رہا ہے لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم اس مسیح و مہدی کے ماننے والے ہیں جس نے ہمیں ان تمام ظالمانہ کارروائیوں کے باوجود صبر اور دعا سے کام لینے کی تلقین فرمائی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے سے عید کے خطبے میں بھی کہا تھا کہ آپؑ نے فرمایا دشمن کے لیے بھی دعا کرو۔ یہ مخالفت تو حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے سے جاری ہے۔ آپؑ پر بھی حملے کیے گئے، آپؑ کی باتیں سننے اور جلسوں میں آنے سے لوگوں کو روکا جاتا لیکن اس کے باوجود حضورؑ نے ان ظالموں کے لیے دعا کی۔ یہ دعاؤں کا ہی نتیجہ تھا کہ ان میں سے بعض مخالفین آپؑ کی صداقت کے قائل ہو کر جماعت میں شامل بھی ہوئے اور اب تک ہو رہے ہیں۔ پس عامۃ المسلمین کے لیے ہم ان لوگوں کی سخت باتیں سننے کے بعد بھی دعا کرتے ہیں۔ ان کی تکلیفوں پر ہمیں تکلیف ہوتی ہے کیونکہ یہی حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم ہے۔ پھر خدا تعالیٰ نے بھی آپؑ سے یہی فرمایا تھا کہ ان کے یہ ظلم غلط فہمی اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی وجہ سے ہیں، اس لیے ان کے لیے بددعا نہیں کرنی۔

حضرت مصلح موعودؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں ابھی بچہ تھا لاہور میں حضرت مسیح موعودؑ کسی دعوت سے واپس تشریف لا رہے تھے تو راستے میں لوگ گالیاں دیتے تھے۔ ایک بڈھا لولا شخص اپنے تندرست ہاتھ کو دوسرے کٹے ہوئے ہاتھ پر مارتا اور کہتا جاتا کہ مرزا نٹھ گیا۔ اسی طرح لاہور شہر میں ہی حضرت مسیح موعودؑ پر حملہ بھی ہوا، پتھراؤ بھی کیا گیا۔ عوام الناس کی اس دشمنی اور مخالفت کے پیچھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قلبی لگاؤ اور محبت کا جذبہ کارفرما ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اگر انہیں پتہ لگ جائے کہ میرے اندر محمد رسول اللہﷺ کی محبت کا جو شعلہ جل رہا ہے وہ ان کے لاکھوں لاکھ کے اندر بھی نہیں تو وہ فوراً تم احمدیوں کے قدموں میں گِر جائیں گے۔ یاد رکھو کہ یہ مخالفین تمہارے بھائی ہیں اور غلط فہمی میں مبتلا ہیں، تم بجائے ناراض ہونے کے ان کے لیے دعائیں کرو۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں اب دیکھو کہ طاعون وہ نشان تھا جو آپؑ کی صداقت کے ثبوت کے طور پر ظاہر ہوا لیکن پھر بھی آپؑ خدا کے سامنے گڑگڑا کر لوگوں کے لیے دعا کرتے ہیں۔ پس مومن کو عام لوگوں کے لیے بددعا نہیں کرنی چاہیے۔ آخر تم سے زیادہ خدا تعالیٰ کی غیرت ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کو خدا نے الہاماً فرمایا کہ ؎

اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار
کآخر کنند دعوئے حُبّ پیمبرمؐ

اس شعر میں خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعودؑ کے دل کو مخاطب کرتے ہوئے آپؑ کے منہ سے کہلاتا ہے کہ اے میرے دل! تُو ان لوگوں کے جذبات و احساسات کا خیال رکھا کرتا کہ ان کے دل میلے نہ ہوں۔ یہ نہ ہو کہ تُو تنگ آ کر بددعا کرنے لگ جائے۔ آخر ان کو تیرے رسول سے محبت ہے اور اسی وجہ سے وہ تجھے گالیاں دیتے ہیں۔

یہی اصل چیز ہے، ہم جانتے ہیں کہ ہمارے مخالفوں میں سے ایک حصّہ ناواجب مخالفت کر رہا ہے لیکن پاکستان اور دنیا کے دیگر ممالک میں بھی ایک حصّہ محض ان کے جال میں پھنس گیا ہے۔ ان کی یہ مخالفت ہمارے آقاﷺ کی محبت کی وجہ سے ہے جب ان پر یہ بات کھل جائے گی کہ ہم رسول کریمؐ سے محبت کرنے والے ہیں تو وہ کہیں گے کہ ان کی مدد کرو۔ یہ دن ضرور آئے گا اور یہ مخالفت ان شاء اللہ ایک روز ختم ہو جائے گی۔

اگر یہ مولوی ہمارے خلاف بیان دیتے ہیں تو یہ ہمارے فائدے کا کام کر رہے ہیں کیونکہ اس طبقے میں جہاں ہماری طرف سے پیغام پہنچانا مشکل تھا ان مخالف مولویوں کے ذریعے سے یہ کام ہو رہا ہے۔ ہمارا کام یہی ہے کہ صبر اور دعا سے کام لیتے ہوئے اپنے خیالات اور احساسات کو صاف رکھیں۔ ان کے لیے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ جلد ان کی آنکھیں کھولے اور یہ زمانے کے امام کو پہچاننے والے بن جائیں۔

خطبہ جمعہ 21/مئی 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد تجدید دین کرنا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عمرؓ کا ذکر چل رہا تھا، آپؓ غزوۂ بدر سمیت تمام غزوات اور متعدد سرایہ میں شریک ہوئے۔ غزوۂ بدر میں حضرت عمرؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور حضرت ابوبکرؓ ایک اونٹ پر باری باری سوار ہوتے تھے۔ جنگِ بدر کے موقعے پر رسول اللہؐ قریش کے تجارتی قافلے کی روک تھام کے لیے نکلے تو راستے میں خبر ملی کہ قریش کا ایک انتہائی تیز رفتار لشکر تجارتی قافلے کو بچانے کے لیے نکل پڑا ہے۔ آنحضرتؐ نے صحابہ کرام کو یہ خبر دی اور مشورہ طلب کیا تو ایک گروہ نے لشکر کو چھوڑنے اور تجارتی قافلے کا قصد کرنے کے حق میں رائے دی۔ یہ مشورہ سن کر حضورؐ کے چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہوگیا۔ ایسے وقت میں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت مقدادؓ نے انتہائی پُراثر تقاریر کیں اور ہر حال میں آنحضرتؐ کا ساتھ دینے کا یقین دلایا۔

حضرت عمرؓ کی صاحبزادی حضرت حفصہؓ کے خاوند جنگِ بدر میں شریک ہوئے اور بدر کے بعد بیمار ہوکر وفات پاگئے۔ جب آنحضرتؐ نے خود اپنی طرف سے حضرت حفصہؓ کے لیے پیغام بھیجا تو حضرت عمرؓ نے نہایت خوشی سے رشتہ قبول کیا اور شعبان 3/ہجری میں حضرت حفصہؓ آنحضرتؐ کے نکاح میں آکر حرمِ نبویؐ میں داخل ہوگئیں۔

غزوۂ احد کے موقعے پر جب قریش نے شدید حملہ کیا اور مسلمانوں کے عَلَم بردار حضرت مصعب بن عمیرؓ شہید ہوئے تو چونکہ اُن کا ڈیل ڈول آنحضرتؐ سے ملتا تھا لہٰذا یہ شور مچ گیا کہ آنحضرتؐ شہید ہوگئے ہیں۔ اس خبر سے مسلمانوں کی جمعیت بالکل منتشر ہوگئی۔ حضرت عمرؓ بھی انہی لوگوں میں سے تھے جو مایوس ہوکر ایک طرف بیٹھ گئے۔ جب آنحضرتؐ اپنے چند صحابہ کے ساتھ پہاڑ کی گھاٹی پر پہنچے تو کفار کے ایک گروہ نے گھاٹی پر حملہ کردیا۔ حضورؐ نے اس وقت دعا کی کہ اے اللہ! یہ لوگ ہمارے پاس نہ پہنچ سکیں۔ اس پر حضرت عمرؓ نے چند مہاجرین کے ساتھ ان مشرکین کا مقابلہ کیا اور مارتے مارتے ان کو بھگا دیا۔

ابوسفیان اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ اس درّے کی طرف بڑھا جہاں مسلمان جمع تھے اور پکار کر بولا کہ یہ سب لوگ مارے گئے ہیں کیونکہ اگر وہ زندہ ہوتے تو جواب دیتے۔ اس پر حضرت عمرؓ سے رہا نہ گیا اور وہ بے اختیار ہوکر بولے اے عدواللہ! تُو جھوٹ کہتا ہے ہم سب زندہ ہیں اور خدا ہمارے ہاتھوں سے تمہیں ذلیل کرے گا۔ جب ابوسفیان نے اُعْلُ ھبل یعنی اے ہبل! تیری شان بلند ہو کا نعرہ لگایا تو آنحضرتؐ جو اپنے نام پر خاموش رہنے کا حکم دے چکے تھے اب خدا تعالیٰ کے مقابلے میں بت کا نام آتے ہی بے تاب ہوگئے اور فرمایا تم جواب کیوں نہیں دیتے؟ کہو اللّٰہُ اَعْلٰی وَ اَجَلّ یعنی بلندی اور بزرگی صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔ ابوسفیان نے کہا لنا العزیٰ ولا عزی لکم ہمارے ساتھ عزیٰ ہے اور تمہارے ساتھ عزیٰ نہیں ہے۔ آنحضرتؐ نے صحابہ سے فرمایا کہو اللہ مولنا ولا مولی لکم، عزیٰ کیا چیز ہے۔ ہمارے ساتھ اللہ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔

جب رسول اللہؐ غزوۂ احد کے بعد مدینہ پہنچے تو منافقین اور یہود خوشیاں منانے لگے کہ محمدؐ بادشاہت کے طلب گار ہیں اور آج تک کسی نبی نے اتنا نقصان نہیں اٹھایا جتنا انہوں نے اٹھایا۔ حضرت عمرؓ نے رسول اللہؐ سے ان منافقین کے قتل کی اجازت چاہی لیکن آپؐ نے فرمایا کہ مجھے کلمہ گو کے قتل سے منع کیا گیا ہے۔

حضرت عمرؓ کا ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور نے مظلوم فلسطینی عوام کے لیے ایک بار پھر دعا کی تحریک کی۔

آخر پر حضورِ انور نے مکرم قریشی محمد فضل اللہ صاحب نائب ناظر نشر و اشاعت قادیان، مکرم سید بشیرالدین صاحب مبلغ سلسلہ قادیان، مکرم بشارت احمد حیدر صاحب واقفِ زندگی قادیان کے علاوہ چند مرحومین کا ذکر خیر فرما کر بعد نماز جمعہ ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا ☆ نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے (دُرِّثمین)

طالبِ دُعا: سیٹھ محمد بشیر و اہل و عیال

M/S:BASHEER & COMPANY VADDEMAN, H.O. HYDERABAD (T.S.)

خطبہ جمعہ: 28؍مئی 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
خلافت سے کامل اطاعت کا عہد

تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ النور کی آیات 56 اور 57 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کل 27؍مئی تھی جسے ہم یومِ خلافت کے نام سے یاد رکھتے ہیں۔ یومِ خلافت کی مناسبت سے جماعت میں جلسے بھی منعقد ہوتے ہیں تاکہ جماعت کی تاریخ کا علم ہو اور خلافت سے متعلق ہم اپنی ذمہ داریوں سے واقف رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے کہ ہم نے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرستادے کو مانا اور پھر خلافت کی بیعت میں آئے۔

یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں ان میں تمکنتِ دین اور حالتِ خوف کو امن میں بدلنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ مگر یہ وعدہ مضبوط ایمان، نیک اعمال، عبادت کا حق ادا کرنے اور شرک سے بکلّی اجتناب کے ساتھ مشروط ہے۔ ان چیزوں کو حاصل کرنے کے لیے نمازوں کی ادائیگی، انفاق فی سبیل اللہ اور رسولؐ کی اطاعت انتہائی ضروری ہے۔ پس جب ہم یہ باتیں یاد رکھیں گے تو پھر ہی ہم خلافت کے انعام سے حقیقی فیض پانے والے ہوں گے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ عملِ صالح اسے کہتے ہیں کہ جب ایک ذرہ بھر فساد نہ ہو۔

سو ہم حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے مطابق گذشتہ 113 سال سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حرف بہ حرف پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ جن کے بارے میں اخبار 'کرزن گزٹ' نے لکھا تھا کہ مرزائیوں میں اب کیا رہ گیا، ان کا سر کٹ چکا۔ ایک شخص جو اُن کا امام بنا ہے اس سے تو کچھ نہیں ہوگا۔ ہاں یہ کہ وہ تمہیں مسجد میں قرآن سنایا کرے گا۔ یہ بات سن کر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے فرمایا: خدا کرے کہ یہی ہو کہ مَیں تمہیں قرآن سنایا کروں۔ آپؓ نے یہ کام تو خوب کیا ہی ساتھ منافقین اور انجمن کے بعض عمائدین کے فتنوں کو اس سختی سے دبایا کہ کسی کو جرأت نہیں ہوئی کہ کسی قسم کا شر پیدا کر سکے۔

پھر جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ خلیفہ منتخب ہوئے تو انجمن کے عمائدین تمام خزانہ لے کر وہاں سے غائب ہو گئے لیکن دنیا نے دیکھا کہ حضرت مصلح موعودؓ کا باون سالہ دَورِ خلافت اس بات کا گواہ ہے کہ وہ نوجوان جس کے سپرد اللہ تعالیٰ نے خلافت کی باگ ڈور کی، کس تیزی سے جماعت کو لے کر ترقی کی منزلوں پر قدم مارتے ہوئے بڑھتا چلا گیا۔

1965ء میں آپؓ کی وفات ہوئی تو خدا تعالیٰ نے قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر کو کھڑا کر دیا۔ آپؒ کے دورِ خلافت میں دنیا بھر میں جماعت کا تعارف بڑھا۔ 1974ء میں جب احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے کر جماعت کے ہاتھوں میں کشکول پکڑانے کی باتیں کی گئیں تو خدا تعالیٰ نے دشمنوں کے منصوبوں کو خاک میں ملا کر جماعت کے لیے مالی کشائش کے نئے راستے کھول دیے۔ 1982ء میں خلافتِ رابعہ کے آغاز پر جماعت کی ترقی دیکھ کر دشمن جو حواس باختہ ہو چکا تھا اس نے خلافتِ احمدیہ کو عضوِ معطّل بنانے کا منصوبہ بنایا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی غیر معمولی تائید و نصرت کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہجرت کے سامان پیدا فرما دیے۔ سیٹلائٹ کے ذریعے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام گھر گھر پہنچنے لگا۔

2003ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات جماعت کیلیے بہت بڑا دھچکا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے مومنین کی دعاؤں کو سنا اور خوف کی حالت کو ایک دفعہ پھر امن میں بدل دیا۔ اسلام کے ابتدائی دور میں خلافتِ راشدہ آنحضرتؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق چار خلافتوں تک محدود رہی اور حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد جس طرح اسلام کی تاریخ میں بہت سے نئے باب کھلے ہیں خلافتِ خامسہ بھی انہی کا ایک حصہ ہے۔ دنیا بھر میں جماعت کا تعارف اس دور میں غیر معمولی تیزی سے بڑھا ہے۔ قرآنِ کریم کے تراجم کا کام ہو یا حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کی اشاعت یا ایم ٹی اے کا پھیلاؤ، ہر میدان میں غیر معمولی ترقی نظر آتی ہے۔ کورونا وائرس کی وبا کے دوران آن لائن ملاقاتوں کا نیا سلسلہ شروع ہوا ہے جس سے خلیفۂ وقت اور جماعتوں میں براہِ راست رابطہ ہو رہا ہے۔ اللہ کرے کہ سلسلے کی پوری ترقی کے نظارے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے ہوں۔ پاکستان کے احمدیوں اور جہاں کہیں بھی مظلوم احمدی ہیں اُن کے لیے دعا کریں۔ فلسطین سمیت مظلوم مسلمانوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ہم جلد از جلد اسلام اور حضرت محمدؐ کا جھنڈا لہراتا ہوا اور تمام دنیا میں توحید کو قائم ہوتا ہوا دیکھیں۔

......☆......☆......☆......

روحانی خزائن جلد:17

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب مَیں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔
”جماعت کے اندر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کا شوق اور اس سے فائدہ اُٹھانے کا شوق نوجوانوں میں بھی اپنی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہونا چاہئے۔ بلکہ جو تحقیق کرنے والے ہیں، بہت سارے طالب علم مختلف موضوعات پر ریسرچ کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ جب اپنے دنیاوی علم کو اس دینی علم اور قرآن کریم کے علم کے ساتھ ملائیں گے تو نئے راستے بھی متعین ہوں گے، ان کو مختلف نہج پر کام کرنے کے مواقع بھی میسر آئیں گے جو ان کے دنیادار پروفیسر اُن کو شاید نہ سکھا سکیں۔ اسی طرح جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا کہ بڑی عمر کے لوگوں کو بھی یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ عمر بڑی ہوگئی اب ہم علم حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کو بھی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھیں۔“ (خطبہ جمعہ: 18 جون 2004ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 408)

گزارش: یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ آج ہم جماعتی ویب سائٹ www.alislam.org پر حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ آن لائن کر سکتے ہیں اور آڈیو بھی سن سکتے ہیں۔ اُردو نہ جاننے والے دوست انگریزی میں بھی مطالعہ کر سکتے ہیں۔ نیز سیدنا حضور انور کے ارشاد پر جماعتوں میں قائم لائبریریوں سے استفادہ کرتے ہوئے روحانی خزائن کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ احباب کو اس طرف توجہ اور دلچسپی پیدا ہونے کیلئے روحانی خزائن کی جلدوں کا مختصر تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت استفادہ کریں گے۔ (نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

روحانی خزائن کی جلد (17) 484 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کل تین کتب شامل ہیں۔

(1) گورنمنٹ انگریزی اور جہاد:

یہ تصنیف لطیف 22 مئی 1900ء کو شائع ہوئی۔ جو کہ روحانی خزائن جلد 17 کے صفحہ 1 تا 34 پر مشتمل ہے۔

اس رسالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن و حدیث اور تاریخ سے حقیقتِ جہاد اور اس کی فلاسفی پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا ہے کہ اوائلِ اسلام میں بحالت مجبوری محض وقتی، مدافعانہ اور مذہبی آزادی قائم کرنے کیلئے مسلمانوں کو جنگیں کرنی پڑی تھیں۔ ورنہ اسلام سے بڑھ کر صلح و آشتی اور امن و سلامتی کا علمبردار کوئی اور مذہب نہیں ہے۔ حضرت اقدسؑ نے اپنی متعدد تالیفات میں جہاد کے مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کا مشن ادیانِ عالم پر دلائل و براہین کی رُو سے اتمامِ حجت اور اسلام کا غلبہ ثابت کرنا تھا۔ اور مغربی فلاسفروں اور مستشرقین علماء کا سب سے بڑا اِعتراض اسلام پر یہ تھا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے اور وہ مذہب کے معاملہ میں جبر و اکراہ رَوا رکھتا ہے۔

اس موضوع پر حضرت مسیح موعودؑ بار بار تحریر فرمانے کی دیگر چند وجوہ اور بھی ہیں۔ (۱) آپ کا دعویٰ مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا تھا اور مسلمانوں کا یہ خیال تھا کہ جب مسیح موعود اور مہدی ظاہر ہوں گے تو وہ کافروں سے جنگ کریں گے اور بزور شمشیر اسلام کی اشاعت کریں گے۔ (۲) دوسرے اس وجہ سے کہ آپ کے دعویٰ مہدویت سے چند سال پہلے مہدی سوڈانی نے (۱۸۷۱ء۔ ۱۸۸۲ء) میں مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور سوڈان میں جہاد کا اعلان کر کے انگریزوں سے جو جنگ و قتال کا ہنگامہ برپا کیا تھا اور آخر ۱۸۸۲ء میں شکست کھائی تھی انگریز اُسے بھولے نہیں تھے۔ (۳) تیسرے یہ کہ بعض علماء آپ کے

خلاف حکومت کے پاس یہ ریشہ دوانیاں کررہے تھے اور حکومت کو مہدی سوڈانی کا زمانہ یاد دِلا کر آپ کے خلاف اُکسا رہے تھے۔(۴) چوتھے پادری صاحبان جو مسیح موعودؑ کا از روئے دلائل مقابلہ کرنے سے عاجز آ چکے تھے وہ اپنی شکست کا آپ سے انتقام لینا اسی صورت میں آسان خیال کرتے تھے کہ گورنمنٹ انگریزی کو جوان کی ہم مذہب تھی آپ سے بدظن کرکے آپ کو قید کراویں یا آپ پر پابندی عائد کرا کے تبلیغ اسلام سے باز رکھیں۔(۵) پانچویں آپ کے دعویٰ کا زمانہ وہ تھا جبکہ ۱۸۵۷ء کی بغاوت پر تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا۔ بغاوت میں گو ہندوؤں اور مسلمانوں نے حصہ لیا تھا۔لیکن ہندوؤں نے یہ کہہ کر کہ اصل میں مسلمانوں نے اپنی حکومت دوبارہ قائم کرنے کے لئے یہ سب فتنہ کھڑا کیا ہے اپنے آپ کو علیحدہ کر لیا اور حضرت اقدس بانیٔ جماعت احمدیہ جنہوں نے خدا کے حکم سے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔جس کے معنے انگریزوں کی نظر میں سوائے بغاوت کے اَور کچھ نہ تھے۔ دوسرے یہ کہ آپ مغل خاندان سے تھے اور اس شجرہ نسب کی ایک شاخ تھے جن کی سلطنت کا خاتمہ ۱۸۵۷ء میں انگریزوں کے ہاتھوں سے ہوا تھا۔اس لئے آپ کے متعلق انگریزوں کا خیال کرنا کہ آپ نے مہدی ہونے کا دعویٰ اس لئے کیا ہے کہ تا اپنے خاندان کی کھوئی ہوئی سلطنت کو واپس لیں مستبعد امر نہیں تھا۔

انگریزی حکومت سے جہاد بالسیف نہ کرنے کی وجہ:

حضرت مسیح موعودؑ نے انگریزوں سے جہاد بالسیف کو ناجائز اس لئے قرار دیا کہ شریعت اسلامی کی رُو سے ایسی گورنمنٹ سے جو امن و انصاف قائم کرتی اور کامل مذہبی آزادی دیتی اور مسلمانوں کے مال و جان کی حفاظت کرتی ہو، جہاد بالسیف کرنا جائز نہیں ہے۔

جہاد یعنی قتال بالسیف کی ممانعت کی ایک اور وجہ:

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ممانعت جہاد بالسیف کا ذکر کرتے ہوئے اس امر کی بھی تصریح کی کہ اس ملک اور اس زمانہ میں اس لئے جہاد یعنی قتال بالسیف ممنوع ہے کہ شرائط جہاد نہیں پائی جاتیں۔

اقسام جہاد:

اسلام نے جہاں اصلاح و تزکیہ نفس کو جہاد اکبر اور وعظ و نصیحت اور تبلیغ کو جہاد کبیر قرار دے کر انہیں دائمی اور لازمی قرار دیا ہے وہاں اس نے تلوار کے ساتھ جہاد کو جہاد اصغر اور وقتی قرار دے کر شرائط کے ساتھ مشروط کر دیا ہے۔

ممانعت کا فتویٰ وقتی ہے:

حضرت مسیح موعودؑ نے اس پیشگوئی کے مطابق جو قرآن اور حدیث میں پائی جاتی تھی ہمیشہ کے لئے تلوار کے ساتھ جہاد منسوخ نہیں کیا بلکہ اپنے زمانہ میں جہاد بالسیف کی شرائط نہ پائے جانے کی وجہ سے اُس زمانہ تک منسوخ یا ملتوی کیا جب تک کہ اس کی شرائط نہ پائی جائیں اور جہاد اکبر اور جہاد کبیر پر عمل کرنے کے لئے زور دیا۔لیکن اسلام اس بات کا سخت مخالف ہے کہ کسی شخص کو جبر اور قتل کی دھمکی سے دین میں داخل کیا جائے یا محض ملک گیری اور توسیع مملکت کے لئے جارحانہ حملہ کیا جائے۔

(2) تحفہ گولڑویہ: یہ تصنیف لطیف یکم ستمبر 1902ء کو شائع ہوئی۔ جو کہ روحانی خزائن جلد 17 کے صفحہ 35 تا 340 پر مشتمل ہے۔حضرت مسیح موعودؑ نے اس میں اپنے دعویٰ کی صداقت پر زبردست دلائل دیئے اور نصوص قرآنیہ وحدیثیہ سے ثابت کیا کہ آنے والے مسیح موعود کا امتِ محمدیہ میں سے ظاہر ہونا ضروری تھا اور اس کے ظہور کا یہی زمانہ تھا جس میں اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے۔اس میں جہاد بالسیف کی ممانعت پر بھی ایک عمدہ نظم درج ہے۔

تحفہ گولڑویہ لکھنے کی غرض:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ٹائٹل پیج پر لکھا ہے کہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اور ان کے مریدوں اور ہم خیال لوگوں پر اتمام حجت ہے۔ نیز ”اشتہار انعامی پچاس روپیہ“ میں تحریر فرمایا ہے:

”مجھے خیال آیا کہ عوام جن میں سوچ کا مادہ طبعاً کم ہوتا ہے وہ اگرچہ یہ بات تو سمجھ لیں گے کہ پیر صاحب عربی فصیح میں تفسیر لکھنے پر قادر نہیں تھے اسی وجہ سے تو ٹال دیا۔لیکن ساتھ ہی ان کو یہ خیال بھی گذرے گا کہ منقولی مباحثات پر ضرور وہ قادر ہوں گے تبھی تو درخواست پیش کردی اور اپنے دلوں میں گمان کریں گے کہ اُن کے پاس حضرت مسیح کی حیات اور میرے دلائل کے ردّ میں کچھ دلائل ہیں اور یہ تو معلوم نہیں ہوگا کہ یہ زبانی مباحثہ کی جرأت بھی میرے ہی اس عہد ترک بحث نے ان کو دلائی ہے جو انجام آتھم میں طبع ہو کر لاکھوں

انسانوں میں مشتہر ہو چکا ہے۔لہٰذا میں یہ رسالہ لکھ کر اس وقت اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں کہ اگر وہ اس کے مقابل پر کوئی رسالہ لکھ کر میرے ان تمام دلائل کو اوّل سے آخر تک توڑ دیں اور پھر مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی ایک مجمع بٹالہ میں مقرر کر کے ہم دونوں کی حاضری میں میرے تمام دلائل ایک ایک کر کے حاضرین کے سامنے ذکر کریں اور پھر ہر ایک دلیل کے مقابل پر جس کو وہ بغیر کسی کمی بیشی اور تصرف کے حاضرین کو سُنا دیں گے پیر صاحب کے جوابات سُنا دیں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہیں کہ یہ جوابات صحیح ہیں اور دلیل پیش کردہ کی قلع قمع کرتے ہیں تو مَیں مبلغ پچاس روپیہ انعام بطور فتحیابی پیر صاحب کو اسی مجلس میں دے دوں گا...... اگر انعامی رسالہ کا انہوں نے جواب نہ دیا تو بلاشبہ لوگ سمجھ جائیں گے کہ وہ سیدھے طریق سے مباحثات پر بھی قادر نہیں ہیں۔" (تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۶)

(3) اربعین: یہ تصنیف لطیف 15 دسمبر 1900ء کو شائع ہوئی۔ جو کہ روحانی خزائن جلد 17 کے صفحہ 341 تا 484 پر مشتمل ہے۔ 23 جولائی 1900ء کو آپؑ نے مخالفین پر اتمام حجت کیلئے چالیس اشتہار شائع کرنے کا ارادہ کیا۔ چار صفحات کا ایک اشتہار بھی لکھا جو اربعین نمبر ۱ کے نام سے شائع کیا۔ اور فرمایا کہ پندرہ پندرہ دن کے بعد بشرطیکہ کوئی روک پیش نہ آ جائے یہ اشتہار نکلا کرے گا جب تک چالیس اشتہار پورے نہ ہو جائیں۔ لیکن اربعین نمبر 2 و نمبر 3 و نمبر 4 چونکہ ضخیم رسالوں کی صورت میں نکالنے پڑ گئے اس لئے حضرت اقدسؑ نے اربعین نمبر 4 میں زیر **اطلاع** تحریر فرمایا:۔

"مَیں نے اپنا ارادہ یہ ظاہر کیا تھا کہ اس رسالہ اربعین کے چالیس اشتہار جُدا جُدا شائع کروں اور میرا خیال تھا کہ مَیں صرف ایک ایک صفحہ کا اشتہار یا کبھی ڈیڑھ صفحہ یا غایت کار دو صفحہ کا اشتہار شائع کروں گا اور یا کبھی شاید تین یا چار صفحہ لکھنے کا اتفاق ہو جائے گا۔ لیکن ایسے اتفاقات پیش آ گئے کہ اس کے برخلاف ظہور میں آیا۔ اور نمبر دو اور تین اور چار رسالوں کی طرح ہو گئے...درحقیقت وہ امر پورا ہو چکا جس کا مَیں نے ارادہ کیا تھا۔ اس لئے مَیں نے ان رسائل کو صرف چار نمبر تک ختم کر دیا اور آئندہ شائع نہیں ہوگا۔" (روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۴۲)

اربعین نمبر ایک 4 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں حضورؑ نے اپنی آمد کا مقصد اخلاقی کمزوریوں کو دور کرنا بتایا ہے۔ نیز سچے خدا کی خبر دی ہے۔ زندہ روح اور زندہ خدا سے ملانے والا مذہب ہی زندہ مذہب ہے۔ جبکہ اربعین نمبر دو 39 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں حضور نے اپنی صداقت میں اپنے الہامات کو بیان فرمایا ہے۔ اربعین نمبر تین 44 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا کی دلیل پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ اربعین نمبر چار 55 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں مسیح موعود کے زمانے کو پانے والے لوگوں کو نصائح کی گئی ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کر کے کما حقہ استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے
اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے
اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی" (الفضل انٹرنیشنل 2 تا 8 جولائی 2004)

{ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز}

*** پروپرائٹر حمید احمد غوری ***

فرید انجینیئرنگ ورکس اینڈ رولنگ شٹر حیدرآباد، تلنگانہ

حضرت صوفی نبی بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یکے از 313 اصحاب احمد

﴿شیخ مجاہد احمد شاستری۔ نائب صدر صف دوم مجلس انصار اللہ بھارت﴾

سورۃ الجمعہ کی آیت 4 میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعثت ثانیہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ بعثت ثانیہ اس جماعت میں مقدر تھی جو لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ یعنی صحابہ کی پہلی جماعت سے ابھی نہیں ملے تھے۔ اس کا تفصیلی ذکر صحیح بخاری میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل و رحم کرتے ہوئے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو آنحضرتؐ کا کامل بروز بنا کر مبعوث فرمایا۔ اور آپ کو مسیح موعود و مہدی موعود کے عالی مقام سے سرفراز فرمایا۔ بلکہ ان سب سے بڑھ کر آپ کو آنحضرتؐ کی کامل غلامی کے نتیجہ میں ''ظلی نبوت'' کا مقام عطا فرمایا۔

آپ کے دعویٰ کے نتیجہ میں نیک اور سعید روحوں کی اللہ تعالیٰ نے راہنمائی فرمائی۔ اور اُنہیں کشاں کشاں امام الزمان کے در پہنچا دیا۔ اُنہی نیک، خوش نصیب اور سعید فطرت لوگوں میں حضرت صوفی نبی بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں۔ آپ کو زمانہ کے امام کو دیکھنے، اُن پر ایمان لانے اور آپ کی پاک صحبت سے مستفیض ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ نے 1891ء میں امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔

اسی طرح آپ ابتدائی اصحاب احمد میں شامل تھے۔ آپ کو یہ خوش نصیبی بھی حاصل ہوئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انجام آتھم میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے پورا ہونے کے ضمن میں اپنے خاص 313 اصحاب کا ذکر فرمایا۔ اُس میں حضرت صوفی نبی بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی 73 ویں نمبر میں شامل فرمایا۔ انہیں خاص 313 اصحاب کے بارے میں ایک مقام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خاص احسان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''میں اس بات کا اظہار اور اس کے شکر ادا کرنے کے بغیر نہیں رہ سکتا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ میرے ساتھ تعلق اخوت پکڑنے والے اور اس سلسلہ میں اور اس سلسلہ میں داخل ہونے والے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے۔ محبت اور اخلاص کے رنگ سے ایک عجیب طرز پر رنگین ہیں۔ نہ میں نے اپنی محنت سے بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری

S.A.Quader
Managing Director
Ph : 230088 (O)
(06784) : 250853 (O)
: 252420 (R)
JMB
JMB RICE MILL (P) Ltd.
Tishal Pur, Rahanja, Bhadrak.

''مَیں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کے احکام کے پورے پابند ہو جاؤ اور اپنی زندگیوں میں ایسی تبدیلی کرو جو صحابہ کرامؓ نے کی تھی''

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 4 صفحہ 468، ایڈیشن 2008ء، انڈیا)

ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں۔‘‘(فتح اسلام،روحانی خزائن جلد3صفحہ35)

حضرت صوفی نبی بخش صاحبؓ نے 27دسمبر 1891ء کو بیعت کی۔لیکن اس سے قبل ہی آپ کا حضرت مسیح موعودعلیہ السلام سے تعلق اور رابطہ پیدا ہو چکا تھا۔سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی مختلف کتابوں میں آپ کا نام نبی بخش صاحب۔میاں نبی بخش صاحب، منشی نبی بخش صاحب ۔بابو نبی بخش صاحب بھی درج ہے۔آپ کو راولپنڈی، پاکستان کے پہلا احمدی ہونے کا شرف حاصل ہے۔آپ نے اپنے حالات اور روایات اخبار الحکم 14 اپریل 1935ء میں درج کی ہیں۔آپؓ کی کچھ روایات درج کی جا رہی ہیں۔اِن روایات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی کے کئی گوشے ہمارے سامنے عیاں ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کے ہم ان نیک نصائح پر عمل کرنے والے ہوں۔آمین۔

حضرت مسیح موعودؑ سے حضرت صوفی نبی بخش صاحبؓ کی پہلی ملاقات

حضرت صوفی نبی بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر کرتے ہیں کہ

’’13 جون 1886ء کا واقعہ ہے پنڈت لیکھرام پشاوری نے ایک اشتہار حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اشتہار کی مخالفت میں شائع کیا۔جس میں آنجناب نے ایک بشیرلڑکے کی پیدائش کے متعلق پیشگوئی کی تھی۔

اس اشتہار میں پنڈت لیکھرام نے اپنی فطرت کے مطابق دشنام دہی اورسبّ وشتم سے کام لیا۔اتفاقاً وہ اشتہار میری نظر سے بھی گذرا۔ میں نے استفسار کے طور پر حضرت صاحب کی خدمت میں ایک کارڈ لکھا لیکن بباعث عدم علم ایسے طرز سے لکھا گیا کہ حضور نے مجھے معاندین میں سے تصور کیا۔اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ خیریہ گذری کہ حضرت صاحب نے چند مخلص دوستوں سے بذریعہ خط وکتابت خاکسار کی نسبت دریافت فرمایا۔جنہوں نے ازراہ کرم حضور کی تسلی کی اور لکھا کہ یہ شخص ہمیشہ سے مداح رہا ہے۔اس کے بعد آپ نے ایک اشتہار شائع کیا۔جس کے عنوان میں یہ شعر درج تھا۔

ہم نے اُلفت میں تری بار اُٹھایا کیا کیا
تجھ کو دکھلا کے فلک نے ہی دکھایا کیا کیا

اس اشتہار کو پڑھنے اور براہین احمد کے بار بار مطالعہ سے میرے دل میں ایک اُمنگ پیدا ہوئی کہ میں خود قادیان جا کر حضرت صاحب سے ملاقات کروں کیونکہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کا دیدار فیض آثار گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔اس نیت سے اکتوبر 1886ء کو مَیں پہلی دفعہ حاضر خدمت ہوا۔اور مغرب کی نماز میں نے مسجد مبارک میں حضرت اقدس کی اقتداء میں پڑھی نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ وہیں بیٹھ گئے اور بطور نصیحت مختصر الفاظ میں تقریر فرمائی جس کا لب لباب یہ تھا۔

مسلمان کا دین سے غفلت کرنا ان کے زوال کا موجب ہوا ہے۔ جب وہ دین کو مضبوط پکڑیں گے تو پھر خدا تعالیٰ اُن کو وہی عظمت اور شان وشوکت اور جلال اور حکومت عطا فرمائے گا۔جو اُن کو پہلے دی گئی تھی۔‘‘ (اخبار الحکم قادیان 14 اپریل 1935ء صفحہ 5)

حضرت صوفی نبی بخش صاحبؓ تحریر کرتے ہیں کہ’’اپریل

طالب دعا:
بی ایم خلیل احمد
ابن محترم بی ایم
بشیر احمد صاحب مرحوم
ابن محترم موسیٰ
رضا صاحب مرحوم
وفیملی

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں:
’’یادرکھو ہدایت تو اُن کو ہوتی ہے
جو تعصب سے کام نہیں لیتے
وہ لوگ فائدہ نہیں اُٹھاتے جو تدبیر نہیں کرتے‘‘
(ملفوظات جلد1 صفحہ158 مطبوعہ 2018ء قادیان)

پتہ:
جماعت احمدیہ
بنگلور، کرناٹک
فون نمبر:
9945433262

1889ء سے اپریل 1892ء تک خاکسار انجمن حمایت اسلام کا مہتمم کتب خانہ رہا۔ اور حضور کا مضمون ''ایک عیسائی کے تین سوالوں کا جواب'' میرے ہی اہتمام سے چھاپا گیا۔

ایک دفعہ حسب معمول انجمن کے کتب خانہ میں گیا۔ ان دنوں رسالہ فتح اسلام چھپ چکا تھا۔ اس کی ایک کاپی اس کے انجمن کے دفتر میں پہنچی۔ بہت سے مولوی صاحبان جن میں اکثر اہل حدیث تھے اس کو پڑھتے اور نہایت تعجب سے کہتے کہ جو کچھ مرزا صاحب نے اس رسالہ میں لکھا ہے اس کو کوئی بھی نہیں مانے گا مگر یہ رسالہ بھی لا جواب ہے اس کا بھی کوئی جواب نہیں۔ اس کے بعد رسالہ توضیح المرام بھی میری نظر سے گذرا۔ ان دونوں رسالوں کے شائع ہونے کے بعد ہندوستان میں ایک سخت طوفان بے تمیزی برپا ہوا۔ اور ہر طرف سے مولوی صاحبان نے کفر کے فتوے تیار کئے یہاں تک کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قادیان میں ایک جلسہ کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ مجھے بھی ایک کارڈ پہنچا۔ لیکن بعض ضروری خانگی امورات کی وجہ سے میں نے حاضر خدمات ہونے سے انکار کیا۔ لیکن اسی ہفتہ میں پھر دوبارہ کارڈ پہنچا جس کے الفاظ یہ تھے۔

''دسمبر کی تعطیلات میں آپ ضرور تشریف لائیں۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپ کو اپنے جذب خاص سے اپنی طرف کھینچ لے۔''

ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر میں نے اس خط کو پڑھا۔ اور مجھ پر اس کا ایسا اثر ہوا کہ میں نے تمام ان خانگی امورات کو جن کی بنا پر قادیان آنے سے میں نے معذرت کی تھی خیر آباد کہی اور مصمم ارادہ کیا کہ قادیان جانا ضروری ہے۔

حضرت صوفی نبی بخش صاحبؓ کی بیعت:

الغرض 27 دسمبر 1891ء کے جلسہ پر جس میں حاضرین کی تعداد اسی کے قریب تھی۔ میں بھی حاضر خدمت ہوا۔

اور دن کے دس بجے کے قریب چائے پینے کے بعد ارشاد ہوا کہ سب دوست بڑی مسجد میں جو اَب مسجد اقصیٰ کے نام سے مشہور ہے تشریف لے جائیں۔ حسب الحکم سب کے ساتھ میں بھی حاضر ہوا۔ زہے قسمت کہ میرے لئے قسام ازل نے اس برگزیدہ بندہ کی جماعت میں داخل ہونے کے لئے یہی دن مقرر کر رکھا تھا۔ اُس وقت مسجد اتنی وسیع نہ تھی جیسی آج نظر آتی ہے۔ سب کے بعد حضرت خود تشریف لائے اور مولوی عبدالکریم صاحبؓ ''فیصلہ آسمانی'' سنانے کیلئے مقرر ہوئے۔ لیکن میرے لئے ایک حیرت کا مقام تھا کیونکہ جب میں نے حضرت اقدس کے روئے مبارک اور لباس کی طرف دیکھا تو وہی حلیہ تھا اور وہی

تبلیغِ دین نشر و ہدایت کے کام پر
مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

طالب دعا: سیٹھ محمد زبیر حیدر آباد

H.No.18-B-140. C/O *SONY GROUP*

BANDLA GOWDA. CHANDRAYAN GUTTA. HYDERABAD-500005

''مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 610)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ZISHAN AHMAD AMROHI(Prop.)

ADNAN TRADING Co.
TENDU PATTAANDTOBA CO SUPPLIER
Amroha-244221 (U.P.)

Mobile
7830665786
9720171269

لباس زیب تن تھا جس کو ایام طالب علمی میں مَیں نے دیکھا تھا۔

حاضرین تو بڑی توجہ سے آسمانی فیصلہ سننے میں مشغول رہے۔ اور میں اپنے دل کے خیالات میں مستغرق تھا اور فیصلہ کر رہا تھا کہ وہی نورانی صورت ہے جس کو طالب علمی کے زمانہ میں مَیں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اس کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ اور ہر ایک حضرت صاحب سے مصافحہ کرتا اور رخصت ہوتا۔ میں نے عمداً سب سے پیچھے مصافحہ کیا۔ اور عرض کیا کہ میرے لئے کیا حکم ہے۔ کیونکہ میں نے ایک شخص کی آگے بیعت کی ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا۔

”آپ کی بیعت نورٌعلیٰ نور ہوگی بشرطیکہ وہ شخص نیک ہے۔ ورنہ بیعت فسخ ہوجائے گی اور ہماری بیعت رہ جائے گی۔“

(اخبار الحکم قادیان 14 اپریل 1935ء صفحہ 6)

حضرت اقدسؑ کی استجابتِ دعا کا معجزہ:

حضرت صوفی نبی بخش صاحبؓ تحریر کرتے ہیں کہ بابو چندرابناش دفتر اگیزیمنر آفس ریلوے لاہور میں بڑے آفیسر تھے۔ جنہوں نے ازخود مجھے ملازمت کے لئے شملہ بھجوایا تھا۔ اس واقعہ کی تفصیل سے حضرت مسیح موعوؑد کی قبولیت دعا کے معجزہ کا علم ہوتا ہے۔ قیام قادیان کے دوران صوفی نبی بخش صاحبؓ کو بابو ابناش چندر نے خود ہی ایک کارڈ کے ذریعہ لکھا۔ اگر تم واقعی جوگی ہوگئے ہو اور ہمیشہ قادیان رہنا ہے تو خیر ورنہ اس کارڈ کو دیکھتے ہی لاہور چلے آؤ۔ صوفی نبی بخشؓ لکھتے ہیں میں نے وہ کارڈ ظہر کی نماز کے بعد حضرت اقدسؑ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپؑ نے فرمایا:۔ ”اسی وقت چلے جاؤ“ میں نے عرض کیا کہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ آپ نے فرمایا:

”جب ہم جوان تھے تو تیز چلا کرتے تھے۔“

صوفی صاحبؓ لکھتے ہیں۔ میں نے پُرخوف کے لہجہ میں عرض کیا کہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ نے دوبارہ فرمایا۔

”جب ہم جوان تھے تو بہت تیز چلا کرتے تھے“

صوفی نبی بخشؓ لکھتے ہیں:۔ میں اسی وقت چل پڑا۔ لیکن جب نہر سے پار ہوا۔ تو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گویا زمین پاؤں کے نیچے سے نکل رہی ہے ایسے وقت بٹالہ پہنچا جب گاڑی سٹیشن پر پہنچ چکی تھی۔ بغیر گنتی کے میں نے پیسے ٹکٹ بابو کے آگے رکھ دیئے۔ کلرک (ٹکٹ بابو) نے گنتی کئے بغیر پیسے رکھ لئے اور ٹکٹ دے دیا۔ جب میں ٹکٹ لے کر پلیٹ فارم کی طرف چلا تو خودبخود گیٹ کیپر نے جھٹ پٹ دروازہ کھول دیا۔ میرا سامان ایک معمر معزز رئیس نے جو ملتان کے بلوچوں میں سے تھا پکڑ لیا اور اندر جگہ دے دی۔ جب میں گاڑی میں بیٹھ گیا۔ تو گاڑی چل پڑی میں نے اس رئیس بلوچ سے پوچھا کہ گاڑی کیوں اتنی لیٹ آئی ہے۔ اس رئیس بلوچ نے جواب دیا معلوم نہیں مگر معلوم یہ ہوتا ہے کہ نہ تو گارڈ کو پتہ ہے اور نہ ڈرائیور کو پتہ ہے۔ اور نہ کسی بڑے افسر کو پتہ ہے لیکن اس سے پچھلے سٹیشن پر گاڑی 45 منٹ ٹھہری رہی۔ صوفی صاحب لکھتے ہیں۔ گاڑی چل پڑی اور جب میں لاہور سٹیشن پر پہنچا تو مجھے الہام ہوا۔ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ شام کو میں بابو ابناش چندر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے مجھے ایک چھٹی پنڈت گوپی ناتھ پانڈیہ کے نام لکھ دی اور میں کالکا شملہ ریلوے میں ملازم ہوگیا۔ یہ بھی حضرت اقدسؑ کی استجابت دعا کا زبردست معجزہ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد کے بارے میں استفسار:

1903ء میں لائل پور سے حضرت منشی نبی بخش صاحب رضی اللہ عنہ

”درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذّت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہوجائے“
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام) (رسالہ الوصیت، رخ جلد 20 صفحہ 307)

::منجانب::
شیخ غلام احمد

BHADRAK
ODISHA
Ph.09437060325

::طالبِ دُعا::
شیخ غلام مسیح، زیب النساء

کے داماد حضرت شیخ اصغر علی صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنے سسر محترم کی وساطت سے حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں ایک مسئلہ کے متعلق استفسار کیا جس کا ذکر اخبار بدر میں یوں درج ہے:

طریق تہجد کے بارے میں استفسار لائل پور سے

’’عبدالعزیز صاحب سیالکوٹی نے لائل پور میں یہ مسئلہ بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز اس طرح سے جیسا کہ اب تعامل اہل اسلام ہے، بجا نہ لاتے بلکہ آپؐ صرف اٹھ کر قرآن پڑھ لیا کرتے اور ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا کہ یہی مذہب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کا ہے۔ شیخ اصغر علی صاحب نے اپنے ایک خط میں جو انہوں نے منشی نبی بخش صاحب کے نام روانہ کیا تھا اس مسئلہ کی نسبت دریافت کیا ہے۔ کہ آیا یہ مسئلہ اسی طرح پر ہے جیسا کہ عبدالعزیز صاحب بیان کر گئے ہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بوساطت منشی نبی بخش صاحب اور مولوی نورالدین صاحب یہ امر تحقیق کے لیے پیش کیا گیا جس پر حضرت امام الزمانؑ نے مفصلہ ذیل فتویٰ دیا کہ

’’میرا یہ ہرگز مذہب نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُٹھ کر فقط قرآن شریف پڑھ لیا کرتے تھے اور بس۔ مَیں نے ایک دفعہ یہ بیان کیا تھا کہ اگر کوئی شخص بیمار ہو یا کوئی اور ایسی وجہ ہو کہ وہ تہجد کے نوافل ادا نہ کر سکے تو وہ اٹھ کر استغفار، دُرود شریف اور الحمد شریف ہی پڑھ لیا کرے۔ آنحضرتؐ ہمیشہ نوافل ادا کرتے۔ آپؐ کثرت سے گیارہ رکعت پڑھتے، آٹھ نفل اور تین وتر۔‘‘ (بدر 16 نومبر 1903ء صفحہ 335 کالم 3)

جب خدا ہے تو سفارش کی کیا ضرورت ہے؟

حضرت صوفی نبی بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر کرتے ہیں کہ ’’ایک دفعہ میں حاضر خدمت ہوا اور خلوت میں ملنے کا موقع ملا۔ ایک ضرورت درپیش تھی۔ میں نے عرض کیا کہ حضور مجھے میاں چراغ الدین صاحب کے نام سفارش لکھ دیں کہ میری اس کام میں مدد کریں۔ آپ نے فرمایا۔ **’’جب خدا ہے تو سفارش کی کیا ضرورت ہے۔‘‘** خدا تعالیٰ کی قدرت وہ میرا کام بغیر سفارش کے ہو گیا۔ (اخبار الحکم قادیان 14 اپریل 1935ء صفحہ 6)

اللہ تعالیٰ حضرت صوفی نبی بخش صاحبؓ اور اُن کے خاندان پر اپنی برکتیں نازل فرمائے۔ اور ہمیں صحابہ کرام کے مقدس نمونہ کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مالی قربانیوں کا جہاد

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

’’یہ زمانہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے اس میں ایک جہاد مالی قربانیوں کا جہاد بھی ہے کیونکہ اس کے بغیر نہ اسلام کے دفاع میں لٹریچر شائع ہوسکتا ہے، نہ قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں ترجمے ہو سکتے ہیں، نہ یہ ترجمے دنیا کے کونے کونے میں پہنچ سکتے ہیں۔ نہ مشن کھولے جا سکتے ہیں، نہ مربیان، تیار ہو سکتے ہیں اور نہ مربیان، جماعتوں میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔ نہ ہی مساجد تعمیر ہوسکتی ہیں۔ نہ ہی سکولوں، کالجوں کے ذریعہ سے غریب لوگوں تک تعلیم کی سہولتیں پہنچائی جاسکتی ہیں۔ نہ ہی ہسپتالوں کے ذریعہ سے دکھی انسانیت کی خدمت کی جاسکتی ہے۔ پس جب تک دنیا کے تمام کناروں تک اور ہر کنارے کے ہر شخص تک اسلام کا پیغام نہیں پہنچ جاتا اور جب تک غریب کی ضرورتوں کو مکمل طور پر پورا نہیں کیا جاتا اس وقت تک یہ مالی جہاد جاری رہنا ہے۔ اور اپنی اپنی گنجائش اور کشائش کے لحاظ سے ہر احمدی کا اس میں شامل ہونا فرض ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ 31 مارچ 2006ء)

’’تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہیئے‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 607)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

K.Saleem Ahmad

City Hardware Store
89 Station Road Radhanagar
Chrompet Chennai - 600044

Ph. 9003254723
email:
ksaleemahmed.city@gmail.com

صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور قیام نماز

﴿سید طفیل احمد شہباز۔قائد اشاعت مجلس انصاراللہ بھارت﴾

اللہ تعالیٰ کا وجود اس کائنات کی ایک کھلی حقیقت ہے۔اس دنیا کے نباتات،جمادات،حیوان،چرند، پرند اور انسان اپنے ظاہر و باطن سے اعلان کر رہے ہیں کہ وہ آپ سے آپ وجود میں نہیں آئے بلکہ انہیں کسی نے پیدا کیا ہے۔ چنانچہ ہر شے کا اپنے رب سے پہلا رشتہ مخلوق اور خالق کا ہے۔اپنے خالق کو انسان اس دن سے سمجھنے کی کوشش کر رہا ہے جس دن سے انسان کی تخلیق ہوئی ہے۔انسان کے علم کی محدودیت کی بنا پر مکمل طور پر اللہ کی ذات اور صفات کا احاطہ ممکن نہیں ہو سکا۔ نیز انسان کی تفہیم اور عقل کے ساتھ مفادات،تعصّبات اور جذبات کی آفات کی وجہ سے اللہ کے بارے میں غلط تصورات بھی خلط ملط ہوتے چلے گئے۔نتیجے کے طور پر انسان اپنے خالق کے درست تصور سے دور ہوتا چلا گیا۔اسی دوری کی وجہ سے خدا کو دنیاوی بادشاہوں کی طرح سمجھ کر اس کے شریک مقرر کئے گئے تو کبھی تقدیر کے خالق خدا کو ہی اسباب وعلل کا پابند بنا دیا گیا۔کبھی خدا کی صفت رحم میں افراط کرکے ہر گناہ کو جائز کر لیا گیا تو کبھی اسکی صفت قہاریت کو حاوی کرتے ہوئے مایوسی اختیار کر لی گئی۔

جب انسانی ذہن اپنے کمال کو پہنچا اور خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس کا مکمل عرفان بندوں پر ظاہر ہو تو عبد کامل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس دنیا میں لوگوں کی ہدایت کے لئے اور اللہ تعالیٰ کا عرفان تمام بنی نوع انسان پر ظاہر کرنے کے لئے مبعوث فرمایا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ سے کچھ ایسی محبت تھی اور پیار تھا کہ کوئی معاملہ ہو اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ضرور کرتے تھے۔ اُٹھتے، بیٹھتے،سوتے جاگتے،کھاتے پیتے غرض یہ کہ ہر موقعہ پر اللہ تعالیٰ کا نام ضرور لیتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا مطالعہ جس گہرائی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اور کسی نے نہیں کیا تھا۔اسی لئے جس محبت سے آپ اپنے پیارے کا نام لیتے تھے اور اس کا ذکر کرتے رہتے تھے کسی اور انسان نے نہیں کیا۔ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ کے محبین اور ذاکرین میں بڑے بڑے لوگ ہوئے ہیں لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ آپؐ جیسا ذکر اور محبت اور کوئی نہیں کر سکتا۔ جب آپ سے کہا جاتا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں تو آپ جواب دیتے کہ کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

اللہ اللہ کیا محبت اور کیا تعلق باللہ ہے۔اللہ تعالیٰ کی یاد میں کھڑے ہوتے ہیں اور اپنے تن بدن کا بھی ہوش نہیں رہتا۔اور جو جواب آپ نے دیا ہے وہ کس طرح آپ کے قلب مطہر کے جذبات کو کھول کر پیش کر دیتا ہے؟ خدا کی یاد اور اس کے ذکر کی یہ تڑپ اور کس کے دل میں ہے؟ کیا کوئی اور اس کا نمونہ پیش کر سکتا ہے۔الغرض آنحضرت صلی اللہ

Taj 9861183707
TAJ METER HOUSE
234. Okilbag, Laxmisagar,Cuttack Road
Bhubaneshwar-751006, Odisha.
We also repair digital meter

PAPPU:9337336406
LIPU: 9437193658-9778116653
PAPPU LIPU ROAD WAYS
SORO, BALASORE, ODISHA - 756045
ALL INDIA TRUCK SUPPLIER

علیہ وسلم کے دل وجان میں اپنے خالق و مالک کی محبت اس طرح کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی جس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ آپ کی اس تعلق باللہ اور عبادات اور جوش محبت الٰہی کے نظارے دیکھ کر مکے کے لوگ کہا کرتے تھے عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ کہ محمد تو اپنے رب پر عاشق ہو گیا ہے۔ (غزالی) اس میں کیا شک ہے کہ آپ اپنے رب کے سچے عاشق تھے۔ آپ کے تعلق باللہ اور محبت الٰہی کا اظہار نمازوں، دعاؤں اور ذکر الٰہی سے خوب عیاں ہے۔ آپ نے اپنے صحابہ کرام میں اللہ تعالیٰ کی محبت ایسے ڈالی کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے عشق میں سرشار ہو کر عبادت کا وہ حق ادا کیا جس کی نظیر نہیں ملتی۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ

”وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔“

(برکات الدعا، صفحہ ۱۰)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ذوق نماز:

آپؐ کو جن لوگوں نے ایمان کی حالت میں دیکھا یا صحبت پائی وہ پاک جماعت بن گئی جسے صحابہ کرامؓ کی جماعت کہا جاتا ہے انہوں نے آپؐ کی ہر ادا کو اپنایا اور رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کا سرٹیفکیٹ دنیا میں ہی پاک نبیؐ کی پاک زبان سے حاصل کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذوق عبادت کا اثر صحابہ کرام کی طبیعتوں پر بھی ہوا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز میں کھڑے ہو کر قرآن پڑھتے۔ آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب رواں ہو جاتا، لہجے میں اتنی نرمی تھی اور ترنم تھا کہ اردگرد کا سارا ماحول ایک روحانی کیفیت میں ڈوب جاتا۔ کبھی مسجد حرام میں نماز ادا کرتے تو آپ کے اردگرد قرآن سننے والوں کا ہجوم ہو جاتا۔ جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہو جاتے۔ اس پر کفار نے رکاوٹ ڈالنی شروع کی تو گھر کے ایک گوشے میں نماز ادا کرنے لگے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ نہایت ہی خشوع و خضوع سے نماز ادا کرنے کا اہتمام کیا کرتے تھے، اور عبادت نہایت احسن انداز میں ادا کرنے کے شائق تھے۔ چنانچہ، حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں: ”کَانَ أَبُوْ بَکْرٍ لَا یَلْتَفِتُ فِیْ صَلَاتِہٖ یعنی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نماز کے دوران ادھر ادھر بالکل متوجہ نہیں ہوتے تھے۔“ (فضائل الصحابۃ للامام احمد، ج ۱، ص ۲۰۲)

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا:

”میں جب سے مسلمان ہوا ہوں کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا، تاکہ عبادت کی حلاوت (مٹھاس) نصیب ہو اور جب سے میں مسلمان ہوا ہوں دیدار الٰہی کے جام پینے کے شوق میں کبھی سیر ہو کر نہیں پیا۔“

(منہاج العابدین، الفصل الخامس، البطن وحفظہ، ص ۹۳)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب نماز میں قیام فرماتے تو خشوع و خضوع کی وجہ سے ایک سیدھی لکڑی کی مانند ہوتے۔ (البیہقی)

اِنَّ رَبَّکَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ؕ اِنَّہٗ کَانَ بِعِبَادِہٖ خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ۝ (بنی اسرائیل: 31)
LUCKY BATTERY CENTRE
BATTERY & DIGITAL INVERTER
Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob: 9438352786, 6788221786

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے
منجانب: سیٹھ وسیم احمد
مجلس انصار اللہ چنتہ کنٹہ، تلنگانہ

حضرت امام غزالیؒ سے منقول ہے کہ امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ ذَاقَ خَالِصَ مَحَبَّةِ اللهِ يُشْغِلُهُ ذٰلِكَ مِنْ طَلَبِ الدُّنْيَا وَأَوْحَشَهُ عَنْ جَمِيعِ الْبَشَرِ یعنی جس نے خالص محبت الٰہی کا مزہ چکھ لیا وہ اس کو دنیا کی طلب سے متنفر کردے گی اور اس میں رہنے والے تمام انسانوں سے متوحش (یعنی متنفر) کردے گی۔'' (ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، ج۳، ص۸۰)

حضرت عمر فاروقؓ کا ذوقِ نماز:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا ایسے عالم میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دوسرے دن صبح کے وقت ان کے گھر گیا ان پر زخموں کی شدت کی وجہ سے غشی طاری تھی اور ان کے اوپر ایک کپڑا پڑا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا آپ لوگوں کی ان کے بارے میں کیا رائے ہے؟ لوگوں نے کہا جیسے آپ مناسب سمجھیں، میں نے کہا آپ لوگ انہیں نماز کا نام لے کر پکاریں، کیونکہ نماز ہی ایسی چیز ہے، جس کی وجہ سے یہ سب سے زیادہ گھبرائیں گے۔ چنانچہ لوگوں نے کہا امیر المومنین نماز کا وقت ہوگیا ہے۔ اس پر آپ نے فوراً آنکھیں کھول دیں، اور فرمایا۔ اللہ کی قسم جو آدمی نماز چھوڑ دے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ فیروز نامی مجوسی غلام نے خنجر کے پے در پے تین وار کرکے شدید زخمی کردیا۔ آپ تین دن اسی حالت میں رہے مگر نماز کوئی نہ چھوڑی پھر یکم محرم الحرام کو دس سال پانچ مہینے اور اکیس دن مسند خلافت پر متمکن رہنے کے بعد ۶۳ برس کی عمر میں آپ شہید ہوگئے۔
(طبقات کبری، ج۳، ص۲۱۵۔۲۶۲۔۲۷۸)

حضرت عثمانؓ کا ذوقِ نماز:

(1) حضرت زبیر بن عبدُ اللہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عثمانؓ ہمیشہ روزہ رکھتے اور ابتدائی رات میں کچھ آرام کرکے پھر ساری رات عبادت میں بسر کرتے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب صلاۃ التطوع......الخ، باب من کان یامر......الخ، ج۲، ص۱۷۳، حدیث:۶)

(2) جب حضرت عثمانِ غنیؓ کو شہید کیا گیا تو آپ کی زوجہ نے قاتلوں سے فرمایا:

''تم نے اس شخص کو شہید کیا، جو ساری رات عبادت کرتا اور ایک رکعت میں قرآنِ کریم ختم کرتا ہے۔''

(الزھد للامام احمد، زھد عثمان بن عفان، ص ۱۵۳، حدیث: ۶۷۳)

(3) حضرت عبدالرحمن تیمیؒ فرماتے ہیں:

''مجھے ایک بار مقامِ ابراہیم پر رات ہوگئی۔ میں عشاء کی نماز ادا کرکے مقامِ ابراہیم پر پہنچا یہاں تک کہ میں اس میں کھڑا ہوا تو اتنے میں ایک شخص نے میرے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھا۔ میں نے دیکھا تو وہ امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ تھے۔ کچھ دیر بعد آپ نے سورۂ فاتحہ سے قرآنِ کریم کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ پورا قرآنِ کریم ختم کرلیا۔'' (الزھد لابن المبارک، باب فضل ذکراللہ، ص ۴۵۲، حدیث: ۱۲۷۶ ملخصاً)

حضرت علیؓ کا ذوقِ نماز:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا چہرہ اذان سنتے ہی متغیر ہو جاتا، ارشاد فرماتے اس امانت کو ادا کرنے کا وقت آگیا ہے، جسے اٹھانے سے زمین و آسمان عاجز آگئے۔

Silver screen
image india pvt ltd.
Ad Agency
CREATIVITY IS THE BREATH OF OUR BRAINS..!
WE DO ALL ADVERTISEMENT
No: 7, Pasumarthi Street, Rangarajapuram
Kodambakkam, Chennai - 600 024. India.
E-mail: silverscreenimage@gmail.com
silver_screenimage@yahoo.com
Web: www.silverscreenimage.com
Mobile : 9790896372 / Phone : 044-43598788
PRINT MEDIA
ELECTRONIC MEDIA
POSTER
BROCHURES
FLUX PRINTING
VINAYAL
HORDINGS

Sk. Abdul Rahim(SUNGRA)
Ghanimat Bibi - 9090900923
PAPPU CLOTH STORE
Mobile No. 9438290211
SALEHPUR - CUTTACK - ODISHA

دیگر صحابہ کرامؓ کا ذوقِ عبادت:

عرب میں جو شدت کی گرمی پڑتی ہے وہ ظاہر ہے۔ نماز ظہر اس وقت ادا کی جاتی تھی جب سورج کی تمازت پورے جوبن پر ہوتی۔ اسلام کا ابتدائی زمانہ تھا اور مسلمانوں کی غربت کا یہ عالم تھا کہ مسجد پر چھت تک نہ تھی۔ پتھریلی زمین توے کی طرح تپ جاتی تھی۔ صحابہ کرام اسی زمین پر نماز پڑھنے کے لیے بڑے شوق کے ساتھ جمع ہوتے تھے۔ کنکریاں اٹھا کر ان پر پھونکیں مار مار کر پہلے ان کو ٹھنڈا کرتے اور پھر سجدہ کی جگہ پر رکھ لیتے اور ان پر سجدہ کرتے تھے۔ حضرت زید بن ثابت سے روایت ہے کہ نماز ظہر سے زیادہ کوئی نماز ہم پر مشکل نہ تھی لیکن پھر بھی اس میں غفلت نہ ہوتی تھی۔ (ابوداؤد کتاب الصلوۃ)

حضرت انسؓ قیام وسجدہ کو اس قدر لمبا کرتے تھے کہ لوگ سمجھتے بھول گئے ہیں۔ یہ ان کی اکیلی نماز کے متعلق ذکر ہے۔ ورنہ جب کسی نماز میں انسان امام ہو تو اس وقت شریعت کا حکم ہے ہلکی نماز پڑھائے تا کہ بیمار اور دوسرے لوگ اکتا نہ جائیں۔ (ابوداؤد کتاب الصلوۃ)

نماز صحابہ کے لیے بہت قیمتی چیز تھی اور اس کی راہ میں حائل ہونے والی کسی چیز کو وہ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ حضرت ابوطلحہ انصاری ایک مرتبہ اپنے باغ میں مصروف نماز تھے کہ ایک چڑیا پر نظر پڑی۔ اس کی رنگت اس قدر خوشکن تھی کہ دیر تک اسے دیکھتے رہے۔ نماز سے توجہ ہٹ گئی اور یہ بھی بھول گئے کہ کتنی رکعت باقی ہیں اور کتنی پڑھ چکے ہیں۔ اس سے آپ کو اس قدر قلبی اذیت پہنچی کہ آپ نے فیصلہ کر لیا کہ یہ باغ چونکہ میرے لیے فتنہ روحانی کا موجب ہوا ہے اس لیے اسے صدقہ کر دوں گا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے سارا واقعہ بیان کیا اور باغ صدقہ کر دیا۔ (بخاری کتاب الصلوۃ)

باجماعت اور بروقت نماز ادا کرنے کے لیے صحابہ نہایت ہی خشوع اور خضوع کے ساتھ حاضر ہوتے۔ اپنے خالق حقیقی کے حضور جبین نیاز خم کرنے میں ان کو جو مزا آتا تھا اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک مرتبہ نوجوان ایک پہاڑی درہ پر مامور تھے۔ جن میں سے ایک تو سو گئے اور دوسرے نے نماز شروع کر دی۔ اتنے میں ایک مشرک کا اس طرف سے گزر ہوا تو اس نے نماز پڑھنے والے مجاہد پر تین تیر چلائے۔ جو تینوں ہی ان کے جسم میں پیوست ہو گئے لیکن نماز میں محویت کا یہ عالم تھا کہ اف تک نہ کی۔ اور برابر نماز پڑھتے رہے۔ آپ کے رفیق نے بیدار ہونے پر جب آپ کے جسم پر خون کے نشانات اور زخم دیکھے اور اس کی وجہ معلوم کی تو کہا تم نے مجھے پہلے کیوں نہ جگایا۔ کہنے لگے میں ایک سورت نماز میں پڑھ رہا تھا اور میں نے اس بات کو پسند نہ کیا کہ اسے ناتمام چھوڑ دوں۔ (مؤطا کتاب الصلوۃ)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ صحابہ بعض اوقات نصف شب تک نماز عشاء کے لیے آنحضرتؐ کا انتظار کرتے تھے۔ (ابو داؤد کتاب الصلوۃ) باجماعت نماز کے لیے صحابہ سخت سے سخت تکلیف بھی بخوشی برداشت کرتے تھے۔ ایک رات آنحضرتؐ کو کوئی نہایت ضروری کام پیش آ گیا۔ صحابہ کرام عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے کے انتظار میں صبر کے ساتھ مسجد میں بیٹھے رہے۔ کئی بیٹھے بیٹھے سو گئے پھر جاگے، پھر سوئے اور پھر آنحضرتؐ کے تشریف لانے پر اٹھے۔ (بخاری کتاب الصلوۃ) بنو سلمہ کا محلہ مدینہ میں مسجد سے بہت دور تھا۔ ان کو پابندی جماعت کا اس قدر خیال رہتا تھا کہ مشورہ کیا کہ اپنے گھر بار چھوڑ

"خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا اُس پر کبھی بُرے دن نہیں آ سکتے" (ملفوظات جلد 3 صفحہ 263)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

:: طالبِ دُعا ::
سراج خان

BANTY SHOE CENTRE

R.N.Nagar
Post. SORO
Dist.BALASORE-ODISHA
Pin-756045

کر مسجد کے قریب جا آباد ہوں۔ آنحضرتؐ کو اطلاع ہوئی تو آپ نے اس طرح ایک محلہ کو ویران کر دینے کی تجویز کو پسند نہ فرمایا اور فرمایا کہ تمہارا جو قدم بھی مسجد کی طرف اٹھے گا اس کا ثواب ملا کرے گا۔ (ابن ماجہ کتاب الصلوۃ) نماز باجماعت کا صحابہ اس قدر خیال رکھتے تھے کہ سخت مجبوری اور معذوری کی حالت میں بھی اسے چھوڑنا گوارا نہ کر سکتے تھے۔ حتیٰ کہ بعض بیمار اور معذور دو آدمیوں کے کندھوں پر سہارا لے کر جماعت میں شریک ہونے کے لیے مسجد آتے تھے۔ (نسائی کتاب الامامۃ) عام عبادات اور نوافل کے علاوہ نماز پنجگانہ کو نہایت پابندی اور اہتمام کے ساتھ باجماعت ادا کرتے تھے۔ حضرت سفیان ثوری روایت کرتے ہیں کا نوایتبایعون الصلوۃ المکتو بتہ فی الجماعتہ یعنی صحابہ کرام خرید و فروخت تو کیا کرتے تھے لیکن نماز باجماعت کبھی نہ چھوڑتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ ایک بار مَیں بازار میں تھا کہ نماز کا وقت آ گیا۔ صحابہ فوراً اپنی دکانیں اور کاروبار بند کر کے مسجد کی طرف چل دیئے۔ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ یعنی صحابہ ایسے لوگ ہیں جن کو تجارت کے کاروبار خدا تعالیٰ کی یاد سے نہیں روکتے۔ (فتح الباری ج4 ص253)

حضرت بلال کا معمول تھا کہ جب اذان کہتے تو دو رکعت نماز ادا کر لیتے اور ہمیشہ باوضو رہتے تھے۔ جب وضو ٹوٹ جاتا فوراً دوبارہ کر لیتے تھے۔ (مسند احمد ج5 ص30) صحابہ کرام نماز باجماعت کے لیے کس قدر حریص واقع ہوئے تھے اس کا اندازہ کرنے کے لیے یہ واقعہ کافی ہے کہ قادسیہ کے میدان جنگ میں جب صبح کی اذان ہوئی تو نوجوان مجاہدین اس قدر سرعت کے ساتھ نماز کے لیے دوڑے کہ ایرانیوں نے خیال کیا کہ حملہ کرنے لگے ہیں۔ مگر جب وہ نماز میں مشغول ہو گئے تو ان کے سپہ سالار رستم نے کہا کہ عمر میرا کلیجہ کھا گیا۔ یعنی یہ قوم ہمیں ضرور نگل جائے گی۔ (تاریخ طبری ص2291)

مردوں کے علاوہ مسلم خواتین کو بھی عبادت گزاری اور قرب الٰہی کے حصول کا بے حد شوق رہتا تھا۔ اور وہ یہ گوارا نہیں کر سکتی تھیں کہ تقویٰ اللہ میں وہ مردوں سے پیچھے رہیں۔ چنانچہ حضرت اسماء بنت یزید جب چند اور عورتوں کے ہمراہ آنحضرتؐ کی خدمت میں بغرض بیعت حاضر ہوئیں تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں مسلمان عورتوں کی طرف سے کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں۔ حضور نے اجازت دی تو عرض کیا کہ ہم بھی حضور کے دست حق پرست پر ایمان لائی ہیں۔ مگر ہماری حالت مردوں سے مختلف ہے۔ مرد نماز باجماعت اور نماز جمعہ میں شریک ہوتے ہیں، نماز جنازہ پڑھتے ہیں، مریضوں کی عیادت کرتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جہاد فی سبیل اللہ کرتے ہیں مگر ہم پردہ نشین ہیں۔ اوران نیکیوں میں حصہ نہیں لے سکتیں۔ گھروں میں بیٹھ کر اولاد کی پرورش کرتی ہیں اور مردوں کے مال و اسباب کی حفاظت کرتی ہیں تو کیا اس صورت میں ہم کو بھی ثواب ملے گا۔ آنحضرتؐ نے صحابہ سے فرمایا کیا تم لوگوں نے کبھی کسی عورت سے ایسی برجستہ گفتگو سنی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں۔ آپ نے حضرت اسماء کو فرمایا کہ اگر عورتیں فرائض زوجیت ادا کرتیں، اور شوہر کی اطاعت کرتی ہیں تو جس قدر ثواب مرد کو ملتا ہے اسی قدر عورتوں کو بھی ملتا ہے۔ (اسد الغابہ ج6 ص18)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم تمام احمدیوں کو نماز باجماعت کی پابندی کرنے اور مقصد پیدائش کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Prop: Sk. Ishaque

Phangudubabu	:	7873776617
Tikili	:	9777984319
Papu	:	9337336406
Lipu	:	9437193658

Faizan Fruits Traders

Near Railway Gate, Soro
Balasore, Odisha - 756045

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

فون نمبر: 1800 103 2131

وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل: جمعۃ المبارک)

اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ

مکرم مقصود احمد صاحب بھٹی مرحوم مینیجر رسالہ انصاراللہ کا ذکر خیر

قارئین رسالہ انصاراللہ قادیان کو نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم مقصود احمد صاحب بھٹی مینیجر رسالہ انصاراللہ مؤرخہ 18 مئی 2021ء کو Covid-19 کی علالت کے باعث جالندھر کے ایک ہسپتال میں وفات پاگئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ میں آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''اگلا ذکر مکرم مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ قادیان کا ہے جو 18 مئی کو باون (52) سال کی عمر میں وفات پاگئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ یہ مرحوم جماعت احمدیہ چارکوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں و کشمیر سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا عرصہ خدمت تیس (30) سال پر مشتمل ہے۔ ان کو امیر زون لکھنؤ اور تقریباً ایک سال مبلغ انچارج سرینگر خدمت کی توفیق ملی۔ 2017ء سے وفات تک فُل ٹائم مرکزی قاضی کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ قضا میں بڑی مستعدی کے ساتھ اور اخلاص کے ساتھ اپنے کام سرانجام دے رہے تھے۔ درجنوں مقدمات کے فیصلے کیے۔ اپنے ذمہ کاموں کی بڑی فکر رہتی تھی۔ بلکہ جب بیمار تھے اور گذشتہ دنوں ہسپتال میں تھے، ان کو بھی کورونا ہوگیا تھا تو ہسپتال میں بھی کاموں کی فکر رہتی تھی۔ بڑے ملنسار، خوش مزاج، دلیر، معاملہ فہم اور مستعد واقف زندگی تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں والدہ اور تین بھائیوں کے علاوہ اہلیہ اور تین بچیاں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کی بچیوں کی بھی حفاظت فرمائے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔''

(خطبہ جمعہ 4 / جون 2021ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرحوم کو 5 سال بطور مبلغ سلسلہ جماعت احمدیہ شموگہ کرناٹک میں، 8 سال بحیثیت مبلغ انچارج بنگلور صوبہ کرناٹک اور پھر 5 سال مبلغ انچارج حیدرآباد صوبہ تلنگانہ اور عرصہ 7 سال مبلغ انچارج صوبہ اُتر پردیش اور امیر زون لکھنؤ اور قریباً ایک سال مبلغ انچارج سرینگر خدمت کی توفیق ملی۔ مجلس انصاراللہ بھارت میں بطور مینیجر رسالہ انصاراللہ اور نائب قائد تربیت مجلس انصاراللہ بھارت کے طور پر بھی خدمت کی توفیق مل رہی تھی۔ قادیان کی مرکزی مساجد میں موصوف کو درس القرآن اور تاریخی جلسوں میں تقریر کا موقع ملتا رہا۔ مرحوم کو جلسہ سالانہ قادیان میں بھی ایک سال تقریر کرنے کی توفیق ملی۔ 2018ء میں بطور نمائندہ جلسہ سالانہ برطانیہ میں بھی شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ خلافت سے مخلصانہ تعلق تھا۔ مرحوم کی تین بچیاں ہیں۔ ایک بچی کی شادی ہوچکی ہے۔ دو بچیاں زیر تعلیم ہیں۔ مرحوم موصی تھے اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔ (ادارہ)

JOTI SAW MILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)

JSM

S.A. Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan

تکبّر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہوجاوے اسکے لئے رُوحانی موت ہے (ملفوظات جلد 4 صفحہ 437)

اخبارِ مجالس

تربیتی اجلاس مجلس انصاراللہ شیموگہ:

مؤرخہ 10-4-2021 کو مجلس انصاراللہ شیموگہ کے زیر اہتمام ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت انصارالحق صاحب ناظم ضلع شموگہ و چترادرگہ (کرناٹک) منعقد ہوا۔مکرم ایم آئی ظفر احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔جس سے اجلاس کا آغاز ہوا۔مکرم صدر اجلاس نے عہد انصاراللہ دہرایا۔بعدۂ مکرم شیخ نوراللہ صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھکر سنائی۔مکرم سید سلطان احمد صاحب نے حدیث پڑھکر سنائی۔بعدۂ خاکسار نے ملفوظات پیش کیا۔جبکہ مکرم میر مظہرالحق صاحب نے ارشاد حضور انور ایدہ اللہ پڑھ کر سنایا۔بعدازاں مکرم سیل احمد صاحب نے نظم پیش کی۔بعدۂ مکرم چاند پاشاہ صاحب نے پہلی اور مکرم طارق ادریس صاحب ایڈیٹر اخبار بدر کنڑا نے دوسری تقریر کی۔آخر پر مکرم صدر اجلاس نے نماز کی اہمیت بیان کرکے اجتماعی دعا کروائی۔جس سے اجلاس اختتام کو پہنچا۔اس اجلاس میں (35) انصار اور دیگر (36) خدام واطفال حاضر ہوئے۔اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔اورہمیں نماز کا پابند بنائے۔آمین

آن لائن کوئز پروگرام شیموگہ:

مؤرخہ 24،25/اپریل 2021ء دو دن مجلس انصاراللہ شیموگہ (کرناٹک) کی طرف سے آن لائن کوئز پروگرام منعقد کیا گیا۔جس میں انصار بہت ذوق وشوق سے شامل ہوتے ہوئے مستفسرہ سوالات کا جوابات دیتے رہے۔تیاری کیلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خلاصہ خطباتِ جمعہ اور قیادت تربیت مجلس انصاراللہ بھارت کی طرف سے روزانہ موصول ہونے والے درسوں کو تمام انصار تک پہنچایا گیا تھا۔آڈیو ریکارڈنگ کرکے بھی بھجوایا گیا تھا تاکہ انصار سن بھی سکیں۔انصار نے اچھی تیاری کی ہوئی تھی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کوئز پروگرام بہت کامیاب رہا اور اس سے انصار کے معلومات میں اضافہ ہوا۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور انور کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

(عبدالغنی اشرف،زعیم مجلس انصاراللہ شیموگہ)

ھفتہ قرآن مجید مجلس انصاراللہ وشاکھاپٹنم:

مجلس انصاراللہ وشاکھاپٹنم کی طرف سے مؤرخہ 6 جولائی تا 12 جولائی 2021ء شایان شان طریق سے ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔تمام اجلاسات میں تلاوت قرآن مجید،نظم خوانی اور قرآن مجید کے مختلف عناوین پر روزانہ تقاریر ہوتی رہیں۔آخری روز قرآن مجید کے متعلق دینی معلومات کے رنگ میں سوال وجواب ہوتے رہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(نورالحق خان مبلغ سلسلہ وشاکھاپٹنم،آندھراپردیش)

تربیتی اجلاس مجلس انصاراللہ بنگلور:

مؤرخہ 20 جون 2021ء کو تربیتی اجلاس خاکسار کی صدارت میں بذریعہ آن لائن منعقد ہوا۔مکرم عبدالرحمن صاحب مرکرہ کی تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ سے اجلاس کا آغاز ہوا۔خاکسار نے عہد انصار اللہ دہرایا۔بعدۂ مکرم محمد یوسف صاحب زعیم مجلس انصاراللہ منگلور نے حدیث پڑھکر سنایا۔بعدازاں مکرم دیپک احمد صاحب نے خوش الحانی سے

UDUPI THE VEG
Coorg's Prominent Vegetarian Restaurant
Al Wesal Tower, Kohinoor Road, Madikeri,
Coorg (Kodagu), Karnataka, India
Phone:+91-8277526644,+91-8272220144
www.udipitheveg.in

UDUPI THE VEG
HOTEL HILL VIEW
Your Residence of Coorg
Hill Road, Madikeri, Kodagu,
KARNATAKA, INDIA
Ph:08272 223808, 9901490865

نظم پڑھکر سنایا۔ پھر مکرم زعیم صاحب مجلس انصاراللہ جکور نے ملفوظات پڑھکر سنایا۔ مکرم مسعود احمد صاحب آف بنگلور نے بعنوان ''خوشگوار عائلی زندگی'' تقریر کی۔ آخر میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ارشادات کی روشنی میں نماز کی اہمیت بیان کر کے دعا کروائی۔ جس سے اجلاس اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ۔

تعلیمی اجلاس مجلس انصاراللہ بنگلور:

مؤرخہ 20 جون 2021ء کو تعلیمی اجلاس خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی تصنیف لطیف ''ضرورۃ الامام'' کا تعارف پیش کیا گیا۔ اور چند اقتباسات بھی پڑھ کر سنائے گئے۔ اور انصار کو پوری کتاب کا مطالعہ کرنے ترغیب دلائی گئی۔

تبلیغی اجلاس مجلس انصاراللہ بنگلور:

مؤرخہ 20 جون 2021ء کو تبلیغی اجلاس خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مکرم KK بدرالدین صاحب منتظم تبلیغ نے ''لاک ڈاون میں تبلیغ کے طریق'' کے عنوان پر اہم معلومات بہم پہنچائے۔ نیز سوشل میڈیا پر تبلیغی پیغامات بھجوائے گئے۔

(سید شارق مجید ناظم انصاراللہ بنگلور)

مساعی خدمت خلق مجلس انصاراللہ حیدرآباد:

مجلس انصاراللہ حیدرآباد کی طرف سے ماہ اپریل 2021ء میں رمضان المبارک کو ملحوظ رکھتے ہوئے مبلغ -/33,000 روپے خرچ کرتے ہوئے 70 جماعتی غرباء کو ایک ماہ کا راشن کٹ بنوا کر والنٹیرس کے ذریعہ گھروں میں تقسیم کروائے گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تجویز فرمودہ ہومیوپیتھی ادویات اور ماسک -/6000 روپے خرچ کرتے ہوئے احباب جماعت اور غیروں میں تقسیم کئے گئے ہیں۔ الحمدللہ

(محمد مبشر احمد زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ حیدرآباد)

مساعی خدمت خلق مجلس انصاراللہ سکندرآباد:

مؤرخہ 15.4.2021 کو مجلس انصاراللہ کی طرف سے ایک بکرا صدقہ دیا گیا اور گوشت ایک یتیم خانہ میں موجود چالیس بچوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک مریض کو علاج کیلئے مبلغ -/8,000 کی رقم نقدی گئی۔ اور ماہ اپریل میں 27 غرباء اور مستحقین کو کپڑے اور مالی مدد فراہم کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین

(شمیم احمد زعیم مجلس انصاراللہ سکندرآباد)

Ph:09419049823
Ph:09622584733

''میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔'' (نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

اِرْشَاد حَضْرَتْ مَسِیْح مَوعُود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃ و السَّلَام

طالبِ دُعا :: DAR FRUIT COMPANY KULGAM

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233

Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979